بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائی نصاب دینیات

(Basic Course on Virtuous Ethics)

بچوں کیلئے

(For Children)

Vol ﴿1﴾ باب

توحید و رسالت

(Monotheism & Prophecy)

Part I to IV حصہ اول تا چہارم

مرتبہ

الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

المعروف منیر پاشاہ قادری

فرزند و جانشین ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتدائی نصاب دینیات

(Basic Course on Virtuous Ethics)

بچوں کیلئے

(For Children)

Vol ﴿1﴾ باب

توحید و رسالت

(Monotheism & Prophecy)

Part I to IV حصہ اول تا چہارم

مرتبہ

الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

فرزند و جانشین ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

اسم تصنیف : دینیات

"توحید و رسالت"

ترتیب و زیر اہتمام : سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

سنہ اشاعت : 2006ء

تعداد طبع اول : 500

قیمت : Rs..

ناشر

لطیف اکیڈمی پبلیکیشنز

ٹولی چوکی حیدرآباد۔۸

فون : 23568160 - 40 - 91

کمپوزنگ، ڈیزائننگ اینڈ پرنٹنگ : لمعان کمپیوٹر گرافکس

چھتہ بازار حیدرآباد۔

سل : 9440877806

فہرست

صفحہ	مضامین	سلسلہ نمبر
5	دیباچہ Introduction	
7	پیش لفظ Preface	
9	**حصہ اول**	
11	حمد:۔ میرا خدا باقدرت ہے (PRAISE)	1
12	نعت :۔ رسول خدا ہیں ہمارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (ENCOMIOM)	2
13	سچا دین (TRUE FAITH)	3
15	اللہ تعالیٰ (ALMIGHT)	4
15	ایمان مجمل (ABSTRACT FAITH)	5
17	ایمان مفصل (DETAILS FAITH)	6
18	اللہ کے رسول (MESSENGERS OF ALLAH)	7
21	**حصہ دوم**	
23	حمد:۔ سب سے پیارا اللہ ہے	8
24	نعت:۔ شہنشاہ کون و مکان ہیں محمد ﷺ	9
25	اللہ تعالیٰ کے متعلق مسلمانوں کے عقیدے (ISLAMIC CREED ABOUT ALLAH)	10
26	فرشتے (ANGLES)	11
27	اللہ تعالیٰ کی کتابیں (THE HOLY BOOKS)	12
29	قیامت (DOOMS-DAY)	13
30	تقدیر (FATE)	14
31	**حصہ سوم**	
33	حمد:۔ ''ہر مرغ چمن ہے نغمہ سرا'' (PRAISE OF ALLAH [SAT]	15

34	نعت:۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا (ECOMIUM OF PROPHET)	16
35	بڑے بڑے پیغمبر (MAJOR PROPHETS)	17
36	ہمارے پیغمبر (OUR BELOVED PROPHET (pbuh))	18
42	خلفائے راشدین (THE ORTHODOX CALIPHATES)	19
45	سیرت پاک رسول ﷺ (BIOGRAPHY OF PROPHET (pbuh))	20
53	**حصہ چہارم**	
55	حمد:۔ "تیری ذات پاک ہے اے خدا" (PRAISE)	21
56	نعت:۔ "نغمۂ وحدتِ حق دہر میں گایا تو نے" (ENCOMIUM)	22
57	جنگ بدر (The Battle of Badar)	23
59	جنگ احد (The Battle of Uhed)	24
61	صلح حُدیبیہ (Truce of Hudibia)	25
63	فتح مکہ (Victory of Mecca)	26
65	حجۃ الوداع (Last Huj)	27
66	ازواجِ مطہرات SPOUSES OF PROPHET(pbuh)	28
67	حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ Hazrat Quadtija (pbuh)	29
68	حضرت عائشہ صدیقہؓ Hazrat Ayesha (pbuh)	30
70	حضرت بی بی فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم Hazrat Fatima	31
73	سیدنا امام حسنؓ بن علی کرم اللہ وجھہ الکریم Imam Hasan	32
75	سیدنا امام حسینؓ بن علی کرم اللہ وجھہ الکریم Imam Hussain	33
76	کوفہ کو روانہ ہونے کے اسباب Flight to Koofa	34
77	سیدنا مسلمؓ کی شہادت Harat Muslim	35
77	واقعہ کربلا Epissode of Karbala	36
79	صحابہ کرام (عشرہ مبشرہ) Ist Ten Companions	34

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ (Introduction)

الشیخ خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

2/ مئی (1919) تا 24/جون (1972)

پدر ماجد سیدی و مرشدی ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مؤمن علی شاہ قادری چشتیؒ کا شمار حیدرآباد دکن کے سادات گھرانے کے نامور صالحین واقطاب زمانہ میں ہوتا ہے۔ حضرت قبلہؒ اپنے جد اعلیٰ حضرت محبوب سُبحانی غوثِ الاعظم الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شیدائی و نورِ نظر ہیں۔ آپؒ کی پوری زندگی بہترین اخلاق و کردار صبر و شکر الٰہی کا نمونہ رہی۔ آپؒ کو ربُّ العزت حق سبحانہ تعالیٰ نے قلبِ سلیم اور چشمِ بینا سے سرفراز فرمایا۔

بے شمار مریدین معتقدین آپؒ کی تعلیم و تربیت اور صحبت بابرکت میں فہم صحیح اور تزکیہ نفس سے آراستہ ہوتے رہے۔ مجھ کمتر پر بھی آپؒ کی خصوصی کرم نوازیاں ہیں۔ اُسی سلسلہ تعلیم کو عام فہم انداز میں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی ضرورت کے پیش نظر مجھ فقیر حقیر نے یہ درسی کُتب کی ترتیب و اِشاعت کے اہم کام کی شروعات کی ہے اور بفضل تعالیٰ دینیاتی اور اخلاقی نظریہ فکر کی تکمیل میں کُتب عرفانی شائع کیے جا رہے ہیں جو نہایت عام فہم ہیں بلکہ حسب ضرورت انگریزی الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

گو کہ یہ کام انتہائی مشکل ہے لیکن میرے والدین کے منشے کی تکمیل ہے میں اس کتاب کو جو بچوں کے نصاب کے طور پر ترتیب دی گئی ہے میرے پدر ماجد عالی مقام سیدی حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ کی نذر کرتا ہوں۔ اور اسے اُنکی کی نظر کرم کا صلہ تصور کرتا ہوں۔

چنانچہ جو کتب زیرِ طباعت ہیں ان میں قابلِ ذکر

۱) صراطِ مستقیم وراہِ سلوک ۲) مراءتِ معراج المبارک ۳) غزواتِ نبوی ﷺ

۴) فضائلِ رمضان المبارک ۵) طریقہ ومسائلِ حج وعمرہ ۶) آسان علمِ تجوید قرآن

۷) بنیادی نصاب دینیات واخلاقیات (سوال وجواب پر مبنی) چار حصوں میں بچوں کیلئے۔

۸) ''کشکول قادریہ'' (حقائق ومعارف پر مبنی)، ۹) نقشِ قدمِ رسول ﷺ (ائمہ ومجتہدین اور فنِ حدیث کے متعلق) ہیں۔

مزید ٹلی ایجوکیشن کے مدِ نظر تفسیر قرآن مجید کے آڈیو سی ڈیز اور کیسٹ خود میری اپنی آواز میں تیار ہو رہے ہیں تا کہ قرآن فہمی کو خصوصاً طلباء وطالبات میں عام کیا جاسکے۔ بفضلِ تعالیٰ یہ بہت مقبول ہو رہے ہیں۔

آخر میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے مرشدین کامل کے وسیلہ وطفیل میں میری سعی کو اپنی مقبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری جانی انجانی کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ آمین!

خادم

فقیر، سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

یم یس (الکٹرانکس)

سابق مہتمم پولیس حیدر آباد

ربیع اول ۱۴۲۶ء م اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ Preface

الحمدللہ، نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسوله الکريم

اما بعد قال رسول الله صلی الله عليه وسلم طلب العلم فريضة علیٰ كل مسلم و مسلمة (حدیث) یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

عرض حال یہ ہے کہ زمانہ حاضرہ میں جدید ترقی (Modern Development) کے پردہ میں ہم اپنے بچوں کو دینیات و اخلاقیات (Relegious Values and Ethics) کے گراں قدر زیور سے آراستہ کرنے کے اہم منصب (Duty) پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔ یہی کچھ حال موجودہ تمام قوموں اور حکومتوں کا بھی ہے۔ چنانچہ آج کے دور کا بچہ یا بچی گو کہ عصری تعلیم سے بہرآور (Prosper) تو ضرور ہو رہا ہے مگر اس میں دینیات اور اخلاقیات کا فقدان (Lack of) ہے۔ نتیجہ یہ کہ طلباء و طالبات ہر وقت احساسِ کمتری (Inferiority Complex) یا پھر احساسِ برتری (Superiority Complex) جیسی کمزوریوں کا شکار ہو کر اطمینانِ قلب (Peaace of heart) کھو بیٹھتے ہیں۔ اور بسا اوقات مایوسی (Disappointment) کا شکار بچے خودکشی (Suicide) یا ظلم و ستم اور لوٹ کھسوٹ (Exploitation & oppression) جیسی معاشرتی بیماریوں سے دوچار ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ وباء عام ہوتی جارہی ہے اور امن و سکون کی برقراری مشکل مسئلہ بن گئی ہے۔

لہٰذا دینیات و اخلاقیات کا ابتدائی نصاب مرتب کرنے کی اہمیت و ضرورت محسوس کی گئی۔ چنانچہ انتھک کوشش اور لگن بحمداللہ، ان چار رسالوں کی شکل میں پائے تکمیل کو پہنچی جو ہماری دیرینہ جستجو اور آرزو رہی تھی۔ تجربہ کے طور پر محلہ کی "مسجد حبیبہ" کی کمیٹی کی خواہش پر گرمائی چھٹیوں میں دینیاتی تعلیمی و تربیتی کورس (Classes) چلانے کا مجھ حقیر کو موقع عطا ہوا۔ اس کورس میں بچوں کو ان ہی مرتبہ کتب سے استفادہ کیا گیا اور بحمداللہ یہ کورس نہایت کامیاب ثابت ہوا اور اسکے اختتام پر طلباء و طالبات کو سرٹیفکیٹ اور انعامات سے سرفراز کیا گیا۔ چونکہ یہ کتب جدید طور (Modern Method) پر سوال و جواب پر مبنی ہیں، ان کو بچوں نے پسند کیا اور بڑوں نے سراہا اور مقبول ہوئیں۔

یہ کُتب نہایت ہی مفید ہیں، ان کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں عقائد (Belief) و عام فقہ (General Islamia Law) کے مسائل (Issue) کے علاوہ سرورِ کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور دوسرے رسولوں علیہم السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام، اکابرِ اسلام (مثلاً اولیاء وائمہ) کے پرکیف واقعات موجود ہیں۔ نیز انسانی

اخلاق و کردار کے نشونما کا سامان و تفصیلات جن سے بچوں کی فطرت پر اچھا اثر مرتب ہوتا ہو، اُن کے استعدادی مدارج (Capabilities & Standards) کا لحاظ کرتے ہوئے حسبِ موقع درج کئے گئے ہیں۔ ایسے مسائل قصداً ترک کردئے گئے ہیں جن کا جاننا بچوں کیلئے قبل از وقت ہو۔

ان کتب کے مرتب کرنے میں مجلس نصاب سررشتۂ تعلیمات حیدرآباد دکن کے رسالہ دینیات سے استفادہ کیا گیا جس کے ممبران میں مرشد قبلہ بحر العلوم حضرت مولانا محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں آپؒ سابق پروفیسر وصدر شعبۂ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ تفسیر صدیقی اور دیگر مستند کتب سے بھی اِستفادہ کیا گیا۔

الحمد اللہ اس ابتدائی نصاب دینیات (اخلاقیات) برائے بچوں کو حسب ذیل چار جلدوں (Volumes) میں شائع کیا گیا۔

۱۔ توحید ورسالت حصہ اول تا چہارم جملہ 104 سوال وجواب

~~۲۔ دینیات حصہ اول تا چہارم جملہ 56 سوال وجواب~~

۳۔ اخلاقیات حصہ اول تا چہارم جملہ ~~68~~ سوال وجواب

۴۔ ارکان دین حصہ اول تا چہارم جملہ 104 سوال وجواب

جملہ 332 سوال وجواب

ان کتب کی طباعت میں جن احباب نے مدد کی ان میں خصوصاً جناب سید شاہ عبدالقادر حسینی کا ممنون ہوں جنکی دلچسپی اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ کٹھن کام سرانجام تک پہنچا۔

آخر میں اپنے ملت کے تمام بھائیوں اور بہنوں سے التماس (Request) ہے کہ ان کتب کو ہر گھر میں رکھیں اور اپنے بچوں کو باضابطہ پڑھانے کا انتظام کریں تاکہ ان میں بہترین کردار و اخلاق کی بنیاد بچپن ہی سے پڑھ سکے اور آگے چل کر ملتِ اسلامیہ کے بااخلاق فرد کی حیثیت سے زندگی گذار سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ اے ارحم الرّاحمین ہم سب کو دینی تعلیم واخلاق کی بلندیوں کے بھرپور سرمائے حیات سے نواز دے اور خصوصاً اپنے نونہالوں (Kids) کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ مجھ حقیر کی سعی کو بطفیل حبیب خدا ﷺ قبول ومقبول فرمائے۔ اور ملتِ اسلامیہ کے نونہالوں (طلباء وطالبات) کو ان کتب سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرما...... آمین!

خادم
فقیر، الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری
فرزند و جانشین، ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

باب ﴿1﴾

توحیدورسالت

(Monotheism & Prophecy)

Part I حصہ اول

حصہ اول

PART - 1

﴿1﴾ حمدِ اللہ تعالیٰ

PRAISE OF ALLAH

میرا خدا باقدرت ہے جس کی اعلیٰ قوت ہے
سارے عالم کا رب ہے سب پر اسکی رحمت ہے
روزِ جزا کا مالک ہے جس کا نام قیامت ہے
اپنے مالک سے مانگو جو کچھ تم کو حاجت ہے
ہم کو سیدھی راہ چلا جس میں تیری ہدایت ہے
اُن لوگوں کی راہ چلا جن پر تیری عنایت ہے
راہ سے گم راہوں کی بچا جن پر تیری لعنت ہے

حسرت صدیقی

﴿2﴾ نعتِ رسول ﷺ

ENCOMIUM OF PROPHET [PBUH]

رسولِ خدا ہیں ہمارے محمد ﷺ
شہِ انبیاء ہیں ہمارے محمد ﷺ
فلک پر گئے ہیں خدا سے ملے ہیں
حبیبِ خدا ہیں ہمارے محمد ﷺ
خدا سے ہے کم اور سب سے زیادہ
دو جگ سے سوا ہیں ہمارے محمد ﷺ
زمانے کو جس نے رہِ حق دکھائی
وہی پیشوا ہیں ہمارے محمد ﷺ
معظم ہمیں اپنے عصیاں کا غم کیا
شفیعُ الوریٰ ہیں ہمارے محمد ﷺ
معظم

﴿3﴾ سچا دین

(TRUE FAITH/WAY OF LIFE)

نظم

جس کو سچ بولنے کی عادت ہے　　وہ بڑا نیک باسعادت ہے
سچ کہو گے تو تم رہو گے عزیز　　سچ تو یہ ہے کہ سچ ہے اچھی چیز

سوال 1:- تم کون ہو؟

جواب :- ہم مسلمان ہیں۔

سوال 2:- تمہارا دین کیا ہے؟

جواب :- ہمارا دین اسلام ہے۔

سوال 3:- اسلام کیسا دین ہے؟

جواب :- اسلام سچا دین ہے۔

سوال 4:- اسلام کیا سکھاتا ہے؟

جواب :- اسلام دین اور دنیا کی تمام اچھی باتیں سکھاتا ہے۔ اسلام ہی سیدھا راستہ ہے اس میں امیر و غریب گورے کالے کا فرق نہیں۔ ہم تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

سوال 5:- مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب :- جو شخص خدا کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حکم مانتا ہے اور اُن کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتا ہے اُس کو مسلمان کہتے ہیں۔

سوال 6:- کلمہ طیب اور اُس کا مطلب سمجھاؤ؟

جواب :- کلمہ طیب "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" یہ اِسلام کا پہلا کلمہ ہے۔ یہی اِقرارِ توحید و رِسالت بھی ہے۔ اِسکو کفر و شرک سے پاک ہونے کا کلمہ بھی کہتے ہیں۔ اس کلمہ کا مطلب یہ کہ "اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں"۔ اس پاک کلمہ کو پڑھ کر لوگ مسلمان ہوتے ہیں۔ اِسی سچی بات کا زبان سے اِقرار کرنا اور دِل سے یقین کرنے کا نام "اِسلام" ہے۔ اور یہی سچا دین ہے۔

﴿4﴾ اللہ تعالیٰ (ALMIGHTY)

سوال 7:- ہم کو کس نے پیدا کیا؟

جواب :- اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔

سوال 8:- تمام دنیا کو کون پیدا کیا؟

جواب :- اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔

سوال 9:- اللہ تعالیٰ ہم پر کتنا مہر بان ہے؟

جواب :- اللہ تعالیٰ ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہر بان ہے۔

﴿5﴾ ایمان مُجَمَّلُ

(ABSTRACT OF FAITH)

سوال 10:- اِیمان مُجَمَّلُ سناؤ؟

جواب :- اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ وَاَحْكَامِهٖ

ترجمہ۔ اِیمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صِفات کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام اَحکام کو قُبول کیا۔

سوال 11:- اللہ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

جواب:- اللہ پر ایمان (Faith) لانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اور اُسکی صِفات (Attributes) کو دِل سے ماننا۔ اللہ کی صِفات بہت سی ہیں جیسے زندہ ہونا، جاننا، دیکھنا، سُننا، اِختیار والا ہونا پیدا کرنا، رِزق دینا، مارنا، جلانا۔ اللہ کی سب صِفتیں ایسی ہیں کہ کسی اور کی ویسی نہیں۔ (یعنی اللہ کی صفتیں اسکی ذاتی ہیں اور دوسروں کی صفتیں اللہ کی دی ہوئی ہیں، خود اُنکی ذاتی نہیں)۔

سوال 12:- اللہ کے اَحکام قبول کرنے سے کیا مطلب ہے؟

جواب:- اللہ کے اَحکام (Commands) قبول کرنے کا مطلب ہے کہ اللہ کے تمام حُکموں کو تسلیم (ماننا) کرنا۔ اللہ نے جس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے وہ کرنا جیسے نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، سچ بولنا۔ اللہ نے جس کام کے نہ کرنے کا حکم دیا ہے وہ نہ کرنا، جیسے جُھوٹ بولنا، چوری کرنا، کسی کو ستانا۔

سوال 13:- ایمان مُجمَّل کس کو کہتے ہیں؟

جواب:- اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ وہ اپنے ناموں (Apethets) اور صفتوں (Attributes) کے ساتھ ہے۔ ماننا اور اُسکے تمام حُکموں کو تسلیم کرنا۔ اِسی کو ایمان مُجمَّل (ABSTRACT OF FAITH) کہتے ہیں۔

﴿6﴾ ایمان مُفصّل (DETAIL FAITH)

سوال 14:- ایمان مُفصّل سناؤ؟

جواب :- اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ:- اِیمان لایا میں اللہ پراور اُس کے فِرِشتوں پراور اس کی کِتابوں پراور اُس کے رَسُولوں پراور قیامت کے دِن پراور (اس بات پر کہ) اچھی اور بُری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال 15:- ایمان مُفصّل میں کن کن باتوں پرایمان لانا بیان کیا گیا ہے؟

جواب :- ایمان مُفصَّل میں سات (۷) باتوں پرایمان لانا کہا گیا ہے

1۔ اللہ تعالی پر اِیمان لانا۔ 2۔ اُسکے فرشتوں (Angles) پر ایمان لانا۔

3۔ اس کی کتابوں پرایمان لانا 4۔اللہ کے رسولوں (Prophets) پرایمان لانا۔

5۔ قیامت کے دن (Dooms Day) کا یقین (ایمان) رکھنا۔

6۔ اچھی بُری تقدیر (Fate) اللہ کے طرف سے ہے

7۔ مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا یقین رکھنا۔

﴿7﴾ اللہ کے رسول

MESSENGERS OR PROPHETS OF ALLLAH(swt)

سوال 16:- اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو کس غرض سے بھیجا؟

جواب :- اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنے حُکم پہنچانے کیلئے رَسُولوں کو بھیجا۔

سوال 17:- رَسُول کیسے لوگ ہوئے ہیں؟

جواب:- رَسُول دُنیا کے ہر مُلک اور ہر قوم میں ہوئے ہیں۔ سب رَسُول بے گُناہ (معصوم)، اَمانت دار (Trust Worthy) اور سچّے (Honest) ہوئے ہیں۔ اُن پر فرشتے اُترے ہیں اور اللہ کے پیغام جس کو ''وَحِی (Revelation)'' کہتے ہیں، لائے ہیں۔ اُن سے ایسی نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں، جن سے اُن کا سچّا نبی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ہر رَسُول نے اللہ کے اَحکام لوگوں کو سُنا کر نیک کام کرنے اور بُرے کام سے بچنے کی تعلیم دِی اور اُن کو بُرائی اور گمراہی (Deviation) کے راستے سے ہٹا کر اللہ کے بتائے ہوئے سِیدھے راستے (Right way) پر چلنے کی ہدایت کی۔ اُن سب رسولوں کی دِل سے تعظیم (Respect) کرنی چاہئے۔

سوال 18:- وَحِی (Revelation) کیا ہے؟

جواب:- رَسُول پر فرشتے اُترتے ہیں اور اللہ کے پَیغام لاتے ہیں جسکو ''وحِی'' کہتے ہیں۔
(وَحِی پیغمبر سے خاص (Exclusive) ہوتی ہے اور سب کیلئے وَاجب التعمیل (Compliable) ہوتی ہے۔

سوال 19:- جب کسی رَسول کا نام لیا جائے تو تعظیم سے کیا کہنا چاہئے؟

جواب :- سب رَسولوں کی دل سے تعظیم (Respect) کرنی چاہئے۔ جب کسی رَسول یا نَبی کا نام لیا جائے تو اَدب سے عَلَیہ السَّلام (اُن پر سَلام ہو) کہنا ضروری ہے۔

سوال 20:- چند بڑے بڑے پَیغمبروں (Prophets) کے نام بتاؤ؟

جواب:- چند بڑے بڑے پَیغمبروں کے نام یہ ہیں۔

حَضرت آدمَ عَلَیہ السَّلام،

حَضرت نُوحؑ عَلَیہ السَّلامَ،

حَضرت ابراہیم عَلَیہ السَّلامَ،

حَضرت مُوسیٰ عَلَیہ السَّلامَ،

حَضرت دَاوُدَ عَلَیہ السَّلامَ،

حَضرت عیسیٰ عَلَیہ السَّلامَ،

حَضرت مُحَمّد مُصطَفےٰ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وسَلَّم۔

سب سے پہلے رسول حَضرت آدم عَلَیہ السَّلام ہیں

اور سب سے آخری رَسُول حَضرت مُحَمّد مُصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیہ وسَلَّم ہیں۔

سوال 21:- ہمارے رَسُول مُحمّد مُصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیہ وسَلَّم کا کیا مرتبہ ہے؟

جواب :- ہمارے پیارے رَسولِ پاک مرتبہ میں سب رَسُولوں (Prophets) اور نَبیوں (Apostles) سے بڑے ہیں۔ آپ ﷺ قِیامت کے دن گُناہ گاروں کی شَفاعت (Intercession) فرمائیں گے۔

سوال22:-جب ہمارے پیارے رَسول پاک کا نام مُبارک لیا جائے تو تَعظیم سے کیا کہنا چاہیئے؟
جواب :-جب کبھی ہمارے نُبی پاک کا نام لیا جائے تو صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ (آپ پر اللہ کا درود و سلام ہو) کہنا چاہیئے۔

باب ﴿1﴾

توحید و رسالت

(Monotheism & Prophecy)

Part II حصہ دوم

﴿8﴾ حمد

سب سے پیارا اَللّٰہ ھُو
وِرد ہمارا اللّٰہ ھُو
خَیر و شَر کا مالک ہے
سب کا سَہارا اَللّٰہ ھُو
اُس کو کمی کِس چیز کی ہے
جِس نے پُکارا اَللّٰہ ھُو
راحتِ جانِ محزوں ہے
آنکھوں کا تارا اَللّٰہ ھُو
کیوں نہ چیخے صُبح و شَام
ہجر کا مارا اَللّٰہ ھُو
راحت جانِ حسرت ہے
سب سے پیارا اَللّٰہ ھُو

﴿9﴾ نعت

شہنشاہ کون و مکاں ہیں محمد ﷺ
دو عالم کی رُوح رواں ہیں محمد ﷺ
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
کلیدِ ظہورِ جہاں ہیں محمد ﷺ
مُعلّم بَنا کر اُنہیں حق نے بھیجا
وہ دانائے رازِ نہاں ہیں محمد ﷺ
ہے اللہ مُعطی تو قاسم نبیؐ ہیں
خلائق پہ گوہر فشاں ہیں محمد ﷺ
اگر شوقِ صادق ہے دِل میں ہمارے
پہنچ جائیں گے ہم جہاں ہیں محمد ﷺ

حسرت صدیقی

فرہنگ: محزون: غمگین، ہجر: جدائی

﴿10﴾ اللہ تعالیٰ کے مُتعلق مُسلمانوں کے عَقِیدے

ISLAMIC CREEDS ABOUT ALLAH

سوال 23:- اللہ تعالیٰ کے مُتعلق ہر مُسلمان کو کیا عَقِیدہ رکھنا چاہیئے ؟

جواب:- اللہ تعالیٰ کے مُتعلق ہر مُسلمان کو یہ عَقِیدہ (Belief) رکھنا چاہیئے کہ اللہ ایک ہے۔ وہ ہر بُرائی سے پاک ہے۔ اُس کا کوئی شریک (برابر کا) نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اللہ ہی عبادت کے لائق (Worshipable) ہے اور اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ نہ کھاتا ہے اور نہ سوتا ہے، نہ اُس کے ماں باپ ہیں اور نہ اُس کی کوئی بیوی ہے اور نہ بیٹا بیٹی۔ وہ تمام ناطے اور رشتوں سے پاک ہے۔ کوئی اُس کے برابر کا اور اُس جیسا کوئی نہیں۔

اللہ نے فرشتوں (Angles) کو پیدا کر کے دنیا کے انتظام (Management) اور دوسرے خاص کاموں پر مقرر (Appoint) فرمایا ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں کو اچھی باتیں بتانے اور بُری باتوں سے بچانے کی غرض سے پیغمبر (Prophets) بھیجے ہیں۔

سوال 24:- اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات (Epithets & Attributes) بیان کرو؟

جواب:- اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسماء وصفات (Epithet & Attributes) ہیں۔ جیسے وہ ''قادر'' ہے، اللہ بڑی ''قدرت'' (Omnipotence) والا ہے۔ وہ ''خالق'' ہے، اُسی نے دونوں جہاں کو ''خلق'' (پیدا) کیا۔ وہ ''رزاق'' ہے۔ وہ ہی سب کو روزی (Livelihood) دیتا ہے۔ وہ ''رحمٰن'' ہے، وہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان (Kind) ہے، وہ ''علیم'' ہے۔ وہ ہر بات کو جانتا

ہے۔ وہ ''بصیر'' ہے، ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ وہ ''حی ومیت'' ہے، وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسکے ذاتی (Absolute) ہیں۔

﴿11﴾ فِرِشتے (ANGLES)

سوال 25:- چار بڑے فِرشتوں (Angles) کے نام اور اُنکے کام بیان کرو؟

جواب:۔ (1) حضرت جبرَئیل علَیہِ السَّلام (GABRIEL):- جو اللہ تعالیٰ کے اَحکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے ہیں۔

(2) حضرت اِسرَافیل علَیہِ السَّلام (ISRAFIL):۔ جو قیامت کے دِن صُور (Trumpet) پھونکیں گے۔

(3) حضرت مِیکائیل علَیہِ السلام (MICHAEL):۔ جو مینھ (بارش) بَرسانے اور بندوں کو رِزق پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔

(4) حضرت عِزرَائیل علَیہِ السَّلام (AZRAIL):۔ جو اللہ کے بندوں کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

سوال 26:- فِرشتوں کے متعلق ہر مسلمان کو کیا عَقِیدہ (BELIEF) رکھنا چاہئے؟

جواب :- مُسلمان کو فرشتوں کے متعلق یہ عَقِیدہ رکھنا چاہئے کہ فِرشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ عام طور پر دکھائی نہیں دیتے۔ وہ نہ مَرد ہیں اور نہ عورت۔ وہ کوئی گناہ

(SIN) نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنکو جن کاموں پر مقرر (Appoint) فرمایا ہے، وہ اُن ہی کاموں کو ٹھیک کرتے رہتے ہیں۔ فرشتے بہت سے ہیں۔ جن کی صحیح گنتی (Counting) اللہ کے سِوا کسی اور کو معلوم نہیں۔ ہر مسلمان کو تمام فرشتوں پر بھی اِیمان (یقین) ہونا چاہئے۔

﴿12﴾ اللہ تعالیٰ کی کِتابیں

(The Holy Books)

سوال 27:- اللہ کی کتابیں (Scruptures) پیغمبروں پر کس غرض سے اُتری ہیں؟

جواب :- اللہ تعالیٰ کی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر بندوں کی ہدایت (Guidance) کے لئے اُتری ہیں۔

سوال: 28 - چار مشہور کتابوں کے نام بتاؤ؟

جواب :-(1) تورَیت (TAURAH): جو حضرت مُوسیٰ علَیہِ السَّلام پر اُتری۔

(2) زَبُور (PSALMS): جو حضرت دَاوٗد علَیہِ السَّلام پر اُتری۔

(3) اِنجیل (BIBLE): جو حضرت عیسیٰ علَیہِ السَّلام پر اُتری۔

(4) قُرآن مجید (QURAN): جو ہمارے رَسُول حضرت مُحمد مُصطفےٰ صلَّی اللہ علَیہ و سلَّم پر اُتری جس کو ہم روزانہ پڑھتے ہیں۔

سوال 29:- قیامت تک، کیا اَب کوئی کتاب آسمان سے اُترے گی؟

جواب :- قُرآن شریف آخری اور مکمل (Complete) اللہ کی کتاب ہے۔ اَب کسی آسمانی

کتاب کی ضرورت نہیں رہی۔ لٰہذا اب قیامت تک کوئی کتاب آسمان سے نہیں اُترے گی۔

سوال 30:- قرآن مجید کے متعلق کیا عقیدہ (Belief) رکھنا چاہئے؟

جواب :- قرآن مجید میں ہماری ہدایت (Guidance) کے لئے جو کچھ لکھا یا بیان کیا گیا ہے وہ سچ (True) ہے۔ جس کام کے کرنے سے منع (Prohibit) کیا گیا ہے، اُس سے بچنا چاہئے۔ اور جس بات سے اچھی نصیحت (Lesson) لینے کا حکم ہے، اس سے وہ نصیحت لینی چاہئے۔ جو لوگ اللہ کے حکموں (Commandments) کو مانتے ہیں اور اُس پر عمل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن سے خوش ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اُس کے حکموں کو نہیں مانتے اور اس پر عمل نہیں کرتے، اُن سے ناخوش ہوتا ہے۔ چونکہ قرآن شریف میں اِنسان کے کام کی سب باتیں موجود ہیں، اسلئے قیامت تک اَب کسی آسمانی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اسطرح یہ آخری (Altimate) اور جامع (مکمل) (Comprehensive) اللہ کی کتاب ہے۔

سوال 31:- قرآن مجید میں کیا کیا باتیں بیان کی گئی ہے؟

جواب :- قرآن مجید میں اِنسان کے کام کی اور اُسکے ہدایت کی سب باتیں موجود ہیں اور صاف صاف بیان کی گئی ہیں۔

سوال 32:- قرآن کی حفاظت (Safaeguard) کیسے کی گئی ہے؟

جواب :- قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک لاکھوں کی تعداد میں حافظِ قرآن ہوتے چلے آئے ہیں۔ اِس طرح قرآن مجید ہم تک جُوں کا توں حفاظت کے ساتھ پہنچا ہے اور قیامت تک رہے گا۔

﴿13﴾ قِیامت

(DOOMS-DAY)

سوال 33:- قِیامت کے مُتعلق ہر مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟

جواب :- قیامت کے متعلق ہر مسلمان کو یہ عقیدہ (Belief) رکھنا چاہئے کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حُکم سے حضرت اِسرافِیل علَیہِ السَّلام جو فِرشتے ہیں صُور (Trumpet) پُھونکیں گے۔ اُس کی آواز ایسی خوف ناک (Dreadfull) اور ڈراوُنی (Terrible) ہوگی کہ اُس کے صَدمے (Shock) اور ڈر سے سب اِنسان اور جاندار مر جائیں گے ہر ایک چیز ٹُوٹ پُھوٹ کر فنا و برباد (Destroy) ہو جائے گی اور صِرف اللہ تعالیٰ کی ذات (Unity) باقی رہے گی۔

سوال 34:- مَرنے کے بعد اُٹھائے جانے سے کیا مراد ہے ؟

جواب :- جب قیامت (Day of Resurrection) قائم ہوگی اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اِسرافیل علَیہِ السَّلام (فِرشتہ) دوبارہ صُور (Trumpet) پُھونکیں گے، جس سے سب چیزیں اپنی پہلی حالت پر آجائیں گی اور اِنسان زِندہ ہو جائیں گے۔ اور سب اِنسانوں کو اللہ تعالیٰ کے دَربار (Audience) میں حاضِر ہو کر اپنے اچھے بُرے کاموں کا حِساب دینا ہوگا۔ اُن میں سے جِن لوگوں کے کام اچھے ہوں گئے اللہ تعالیٰ اُن سے خوش ہوگا اور اُن نیک بندوں کو جنّت (Heaven) میں بھیجے گا۔ اور جن کے کام اچھے نہ ہونگے خدا اُن سے سخت ناخوش ہوگا اور اُن بُرے آدمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا دوزخ (Hell) میں بھیجے گا۔

سوال 35:- جنّت (Heaven) کیسی جگہ ہے؟

جواب :- جنّت ایک اچھی جگہ ہے جہاں بہت سے باغ (Gardens) ہیں، جن میں

نہریں (Water-Canals) جاری ہیں ۔اور جہاں ہر طرح کا آرام (Comfort) ہے۔ وہاں آدمی جو چاہے گا سو پائے گا۔

سوال 36:- جنّت میں سب سے بڑی نعمت (Blessing) کیا نصیب (Furtunate) ہوگی؟

جواب :- جنّت میں سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ وہاں اللہ تعالیٰ کی خُوشنُودگی حاصل ہوگی اور اُس کا دیدار (View) نصیب ہوگا۔

سوال 37:- دُوزخ (Hell) کیسی جگہ ہے؟

جواب :- دُوزخ ایک بہت بری جگہ ہے، جہاں طرح طرح کے عذاب (Punishment) ہونگے ۔دُوزخ میں رہنے والوں کو آگ (Fire) میں جلایا جائے گا۔

﴿14﴾ تقدیر (FATE)

سوال38:- تقدیر (FATE) سے کیا مُراد ہے ؟

جواب :- بچو! تم جانتے ہو کہ ہر چیز کو خدا نے پیدا کیا ہے۔اب یہ بھی سن لو کہ ہر بات اور ہر اچھی بُری چیز کو اللہ تعالیٰ نے بے جانے بُوجھے نہیں بلکہ جان بُوجھ کر پیدا کیا ہے۔اس لئے جو چیز بھی پیدا ہوتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے علم سے پیدا ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے جاننے اور ہر ایک کا اَندازہ (Plan) مُقرر کرنے کو ، تقدیر (FATE) کہتے ہیں ۔جیسے زَید فلاں وقت پیدا ہوگا اور فلاں وقت مَرے گا۔ زید کے پیدا ہونے اور اُسکے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علم (Devine-knowledge) میں یہ بات تھی۔

سوال 39 :- تقدیر پر ایمان رکھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب:- دنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے وہ سب تقدیر کے مطابق ہوتا ہے۔ہم کو تقدیر پر ایمان (یقین) رکھنا چاہئے۔

باب ﴿1﴾

توحید و رسالت

(Monotheism & Prophecy)

Part III حصہ سوم

﴿15﴾ حمدِ اللہ تعالیٰ

ہر مُرغ چمن ہے نغمہ سَرا   سُبحانَ اللہ سُبحان اللہ
سُنتا ہے خدائے ہر دُوسَرا   سُبحانَ اللہ سُبحانَ اللہ
کون اُسکو بھلا پہچان سکے   کون اُس کی حقیقت جان سکے
میں! اور کروں تعریفِ خُدا   سُبحانَ اللہ سُبحانَ اللہ
پڑھتا ہوں میں جب سُبحان اللہ   کِس ذَوق سے فرماتا ہے خُدا
کیا خُوب کہا کیا خُوب کہا   سُبحانَ اللہ سُبحانَ اللہ
پہنچاتا ہے عَرشِ اعلیٰ تک   لے جاتا ہے عالمِ معنٰی تک
کیا لفظ ہے پیارا نام خُدا   سُبحانَ اللہ سُبحانَ اللہ
یُوں تو ہے بہت اُسکے اِحساں   اُن سب میں مگر جو شئے ہے گِراں
کی شُکر کی بھی توفیق عطا   سُبحانَ اللہ سُبحانَ اللہ
آتا ہے میرا رَحمت والا ﷺ   مالِک ہے میرا سب سے اعلیٰ
اَے صَلِّ علیٰ اَے صَلِّ علیٰ
سُبحانَ اللہ سُبحانَ اللہ

امجدؔ

فرہنگ: مرغ: پرندہ، گراں: قابلِ قدر

(16) نعتِ رسول ﷺ

وہ نبیوں میں رَحمت لقب پانے والا — مُرادیں غریبوں کی بَرلانے والا
مُصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اَپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا[1] ضعیفوں کا ماویٰ[2] — یتیموں کا والی[3] غُلاموں کا مولیٰ[4]
اُتر کر حِرا[5] سے سوئے قوم آیا — اور ایک نُسخہ کیمیاء ساتھ لایا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صَوت[6] ہادی[7] — عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی
نئی ایک لگن دل میں سب کے لگادی — ایک آواز میں سوتی بستی جگادی
پڑا ہر طرف غُل یہ پیغام حق سے — کہ گونج اُٹھے دَشت[8] و جبل[9] نامِ حق سے
یہ سُنتے ہی تھرّا گیا گلّہ سارا — یہ داعی نے للکار کر جب پکارا
کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق — زبان اور دِل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرمان طاعت[10] کے لائق — اُسی کی ہے سرکار خِدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اِس سے اپنی لگاؤ — جُھکاؤ تو سر اُس کے آگے جھکاؤ
اُسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم — اُسی کے سدا[11] عشق کا دم بھرو تم
اُسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم — اُسی کی طلب میں مَرو جب مرو تم
مُبرّا ہے شِرکت سے اُس کی خدائی — نہیں اُس کے آگے کسی کی بڑائی

جامیؔ

1 ملجا=پناہ کی جگہ، 2 ماویٰ=ٹھکانہ، 3 والی=مالک، 4 مولیٰ=آقا، 5 حرا=کوہِ حرا کا غار جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ الٰہی کے لئے جاتے تھے، 6 صوت=آواز، 7 ہادی=ہدایت کرنے والا، 8 دشت=جنگل، 9 جبل=پہاڑ، 10 طاعت=پیروی، 11 سدا=ہمیشہ

﴿17﴾ بڑے بڑے پیغمبر

(MAJOR PROPHETS)

سوال 40: - پیغمبروں میں کیا کیا اوصاف (QUALITIES) ہوتے ہیں؟

جواب :- تمام پیغمبر سچے، امانت دار (RELIABLE) اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اُن سے ایسی ایسی کھلی نشانیاں (SYMTEMS) ظاہر ہوتی ہیں جن سے اُن کا سچا ہونا معلوم ہوتا ہے۔

سوال 41:- چند بڑے بڑے پیغمبروں (PROPHETS) کے نام بتاؤ؟

جواب :- بڑے پیغمبروں کے نام یہ ہیں۔

حضرت شیث علیہ السلام	حضرت اِدریس علیہ السلام
حضرت نوح علیہ السلام	حضرت ہود علیہ السلام
حضرت صالح علیہ السلام	حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت لوط علیہ السلام	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
حضرت اسحٰق علیہ السلام	حضرت یعقوب علیہ السلام
حضرت یوسف علیہ السلام	حضرت شعیب علیہ السلام
حضرت موسٰی علیہ السلام	حضرت ہارون علیہ السلام
حضرت داؤد علیہ السلام	حضرت سلیمان علیہ السلام
حضرت زکریا علیہ السلام	حضرت یحیٰی علیہ السلام
حضرت الیاس علیہ السلام	حضرت یونس علیہ السلام
حضرت ایوب علیہ السلام	حضرت عیسٰی علیہ السلام

حضرت آدم علَیہِ السَّلام سب سے پہلے پیغمبر ہیں اور ہمارے پیارے پیغمبر حضرت مُحمد مُصطفٰے صلّی اللہ علَیہِ وسلّم سب سے آخری رسول اللہ اور سب سے افضل (Most Distinguished) ہیں۔

﴿18﴾ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

(Our Beloved prophet PBUH)

سوال 42:- آنخضرت صَلَّی اللہ علَیہِ وسَلَّم کس ملک میں پیدا ہوئے؟

جواب :- ملکِ عَرب میں ایک شہر مکّہ ہے، جہاں مُسلمان ہر سال حج کرنے جاتے ہیں۔ اُسی شہر میں ہمارے رَسول حضرت مُحمد مُصطفٰے صَلَّی اللہ علَیہِ وسَلَّم ۱۲ ربیع الاول 571ء کو دوشنبہ (پیر) کے دن پیدا ہوئے۔

سوال 43:- آنخضرت صَلَّی اللہ علَیہِ وسَلَّم کے کُچھ خاندانی (ANCESTRAL) حالات بیان کرو؟

جواب :- آنخضرت صَلَّی اللہ علَیہِ وسلّم جس خاندان (FAMILY) میں پیدا ہوئے اُس کا نام "بنی ہاشم" ہے۔ یہ خاندان عَرب کے قبیلہ قُریش کے سب خاندانوں میں بڑا مانا جاتا تھا۔ آنخضرت صَلَّی اللہ وعلَیہِ سلَّم کے وَالد کا نام حضرت عَبدُ اللہ اور وَالدہ کا نام حضرت آمِنہ ہے۔

سوال 44:- آنخضرت صَلَّی اللہ علَیہِ وسلَّم اِبتدا ہی سے کن اَوصاف (QUALITIES) میں مشہور ہیں؟

جواب :- آنخضرت صَلَّی اللہ علَیہِ وسلَّم کی خُوش اَخلاقی (POLITENESS)، سچائی (HONESTY) اور اَمانت داری (TRUSTWOTHINESS) منصف مزاجی (IMPARTIALITY) کی مُلک عَرب

میں ابتداء ہی سے دُھوم مچی ہوئی تھی۔ سب لوگ آپ ﷺ کو صادق (SINCERE) اور امین (TRUSTWORTHY) کہہ کر پکارتے تھے۔

سوال 45:- حجرِ اسود (کالا پتھر) کو کعبہ کی دیوار میں نصب کرنے کے معاملے کو آنحضرتؐ نے کس طرح حل فرمایا؟

جواب:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی کم سن تھے مگر آپؐ شروع ہی سے نیک رہے ہیں۔ یہ عرب کا دورِ جاہلیّت کہلاتا ہے۔ عرب کے لوگ بڑے لڑاکو تھے۔ بات بات پر لڑتے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ آئے دن جنگیں ہوتیں، اور برسوں جاری رہتیں۔ اُس کے نتیجہ میں سیکڑوں عورتیں بیوہ اور ہزاروں بچے یتیم ہو جاتے۔ اَمن وسُکون ختم ہو جاتا تھا۔

آپ کمسنی سے ہی کوشش کرتے کہ جنگ وجدال (Conflict) کی نوبت نہ آئے۔ چنانچہ حجرِ اسود کو کعبہ کی دیوار میں نصب کرنے کے معاملے میں جب سردارانِ قُریش کی تلواریں کھنچ گئیں اور قریب تھا خون خرابہ ہو جاتا۔ اُس وقت آنحضرتؐ نے بڑی خوش اسلوبی سے (Gracefully) جھگڑے کو رفع دفع (ختم) فرمادیا۔ آپؐ نے ایک چادر (کپڑے) میں حجرِ اسود کو رکھوایا۔ پھر ایک ایک گوشہ (کونا) تمام سردارانِ قریش کو پکڑوایا۔ جب سب ملکر چادر کو اُٹھائے تو پھر آپؐ خود اپنے دستِ مبارک سے حجر اسود کو کعبہ کی دیوار میں نصب (Fix) کر دیا۔ اِس طرح اہلِ عرب کو ایک زبردست تباہی سے بچالیا۔

سوال 46:- ''حَلفُ الفُضُول'' (Seasional Oath) کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

جواب:- ابھی حجر اسود کو کعبہ کی دیوار میں نصب کرنے کا معاملہ طے ہوا ہی تھا کہ اُسی دوران

میں اتفاق سے ایک بیرونی تاجر سامانِ تجارت لے کر مکّہ آیا۔ جہاں، لوگوں نے اُس کا سامان لے کر اپنے گھروں میں رکھ لیا اور قیمت ادا نہیں کی۔ وہ بیچارہ روتا پیٹتا مختلف لوگوں کے پاس گیا، مگر کسی نے اُس کی مدد نہیں کی۔ ایک غریب الوطن (مسافر) تاجر کو اِس حال میں دیکھ کر آپ ﷺ کو بہت دُکھ ہوا۔ آپ ﷺ نے اِس قسم کے مظالم کی روک تھام کے لیئے عرب کے اُن نیک لوگوں کے معاہدہ کی طرف توجّہ دلائی جس کو انہوں نے پہلے ہی سے کر رکھا تھا۔ اُس معاہدہ (Agreement) کا نام ''حَلْفُ الْفُضُوْل'' تھا۔ اُس معاہدہ کے اراکین (Members) اِس بات کا اقرار کیا کرتے تھے کہ ہم سب مل کر مظلوموں کی مدد کیا کریں گے، مگر آہستہ آہستہ لوگوں نے اِس قول و قرار (معاہدہ) کو بُھلا دیا تھا۔

سوال 47 :- آپؐ نے اَمن (Peace) کے قیام کے لیئے کیا صورت نکالی؟

جواب:- آپؐ نے باوجود کمسن ہونے کہ اکثر قبائل (TRIBES) کے سرداروں اور سمجھدار لوگوں کو ملک کی اُس تباہی، لوٹ کھسوٹ (Exploitation)، بد امنی (Disorder)، راستوں کی خطرناکی (Robbery)، غریبوں، بیکسوں (Helpless) اور مسافروں کے ساتھ ناروا (Unlawful) سلوک اور اُسکی اِصلاح (درستگی) کیطرف توجہ دلائی، آخر ایک انجمن (COMMITTEE) قائم ہوگئی، جس میں بَنُو ہاشم، بَنُو عَبْدُ الْمُطَّلِب، بَنُو اَسَد، بَنُو زَہْرَہ اور بَنُو تَمِیْم شامل تھے۔ ایک مُعاہدہ طئے پایا تاکہ قیامِ امن کی کوشش کی جا سکے۔

سوال 48 :- مُعاہدہ کے شرائط کیا تھے؟

جواب:- اُس انجمن (COMMITTEE) کے اَرکان مندرجہ ذیل عہد (Agreement) کیا کرتے تھے۔

1- ہم ملک میں بدامنی (Disorder) دور کریں گے۔

2- ہم مسافروں کی حفاظت (Protection) کیا کریں گے۔

3- ہم غریبوں (Poors) اور بیکسوں (Helpless) کی مدد کیا کریں گے۔

4- ہم زبردست (POWRFULL) کو زیردست (کمزوروں) پر ظلم (Injustice) کرنے سے روکیں گے۔ اِن تدابیر (Precautions) سے ملک کی بدامنی ایک حد تک دور ہوگئی۔ لوگوں کی جان و مال کی بھی بہت کچھ حفاظت ہوگئی۔ آپؐ بعثت (رسول بنائے جانے) کے بعد بھی فرمایا کرتے کہ "میں آج بھی اُس "معاہدہ" پر عمل کرنے تیار ہوں"۔

سوال 49:- حضرت مُحمد مُصطفٰے صلی اللہ عَلَیہِ وسلّم کب رَسول (APOSTLE) بنائے گے؟

جواب:- آنحضرت صلّی اللہ عَلَیہِ وسلّم کو بُت پرستی اور بُرے کاموں سے سخت نفرت تھی۔ آپؐ پانی اور ستُّو (Kind of dryfood) لے کر غارِ حرا (Cave) میں چلے جاتے اور وہاں اللہ تعالیٰ کی یاد کیا کرتے تھے۔ جب آپؐ کی عُمر چالیس (40) سال کی ہوئی تو اُسی غارِ حرا میں اللہ تعالیٰ نے جبرئیل عَلَیہِ السَّلام (فرشتہ) کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور آپ ﷺ کو اپنا رسول (PROPHET) بنایا۔ اُس وقت سے آنحضرت ﷺ پر قُرآن شریف اُترنا شروع ہوا۔

سوال 50:- جس زمانے میں آنحضرتؐ خدا کے رَسول بنائے گئے ہیں، عرب کی اَخلاقی حالت کیسی تھی؟

جواب:- جس زمانہ میں آنحضرتؐ خدا کے رسول بنائے گئے۔ عام طور پر ساری دنیا کی مذہبی اور اَخلاقی حالت نہایت خراب تھی۔ خود عرب کا یہ حال تھا کہ لوگ بُتوں (IDOLS) کی

پُوجا کرتے، شَراب پیتے، جوّا کھیلتے، چوری کرتے، اپنے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی تو اُس کو زِندہ دَفن کردیتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کا خُون بہایا کرتے۔

سوال 51:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کن باتوں کی تعلیم فرمایا کرتے تھے؟

جواب :- اَللہ تعالیٰ کو اُن لوگوں کے بُرے کام بہت ہی ناپسند تھے۔ اِس لئے آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا کہ بُرائیوں کو مٹاؤ اور دِینِ اِسلام پھیلاؤ، تو آپ ﷺ نے لوگوں کو بُت پَرستی، شَراب نوشی، قمار بازی، (Gambleing) چوری، آپس کے کُشت وخون (Battle) اور دوسرے تمام بُرے کاموں سے روکا۔ ایک خدا کو ماننے اور اُسی کی عِبادت کرنے، نماز پڑھنے اور دوسرے نیک کام کرنے کی تاکید کی۔ جِن لوگوں کا دِل زِندہ تھا اور اُنکو نیکی اور سچائی کی تلاش، تھی اُنھوں نے آپ ﷺ کی باتوں کو سچ جانا اور مُسلمان ہو گئے۔ جو ضِدی، ہٹ دھرم اور بُری خواہشوں میں گرفتار تھے، اُنھوں نے آپ ﷺ کی باتوں کو نہ مانا اور کافر ہی رہے۔

سوال 52:- ہجرت (FLIGHT) کس کو کہتے ہیں؟ ہجرت کے وقت آنحضرت ﷺ کی عُمر کیا تھی؟

جواب :- کُفار، آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ماننے والوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے، مارتے، پیٹتے، قتل کرتے، یہاں تک کہ ایک روز آنحضرت ﷺ کو قتل کر دینے کا پکا اِرادہ کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو کافروں کے اِرادہ کی خبر کردی اور حُکم دیا کہ آپؐ مکّہ معظّمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے جائیں۔ اسلئے آپ ﷺ اپنا وطن مکّہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے گئے۔ اِسی کو ''ہِجرت'' کہتے ہیں۔ اُس وقت آنحضرت ﷺ کی عُمر مبارک (52) سال کی تھی۔

سوال 53:- "مہاجرین" کن لوگوں کو کہتے ہیں اور "انصار" کن لوگوں کو کہتے ہیں؟

جواب :- جو مسلمان مکّہ مُعظمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے گئے اُن کو "مہاجر" کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے مسلمان جن لوگوں نے مہاجرین کی مدد کی اُن کو "انصار" کہتے ہیں۔

سوال 54:- جب مکّہ فتح ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے کافروں کے ساتھ کس قسم کا سلوک (TREATMENT) فرمایا؟

جواب :- مدینہ شریف پر بھی کافروں نے حملے کیے۔ کئی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سب پر غالب کیا۔ مکّہ فتح ہو گیا۔ کافروں نے اپنے قصوروں کی معافی چاہی تو آنحضرت ﷺ نے سب کو معاف کر دیا۔ آپؐ کے رحم و کرم کو دیکھ کر سب نادم (شرمندہ) ہوئے اور آپ ﷺ پر ایمان لائے اور اسلام عرب کے گوشہ گوشہ میں پھیل گیا۔

سوال 55:- کس عُمر اور کس سنہ (سال) میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وصال (دنیا سے پردہ) ہوا؟

جواب :- جب دینِ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے کامل (پورا) کر دیا تو آنحضرت صلّی اللہ علیہ و سلّم 12 ربیع الاول 11ھ یعنی 25 مئی 632ء کو دوشنبہ (پیر) کے دن اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ یعنی وصال فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عُمر مبارک (63) برس تھی۔

﴿19﴾ خُلفائے راشدین

(THE ORTHODOX CALIPHATE)

سوال56:- خُلفائے رَاشدین کن کو کہتے ہیں؟

جواب :-آنحضرت ﷺ کے چار بڑے صَحابہ کرام(COMPANIONS) جن کے نام ہیں۔

1: حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضی اللہ تعالیٰ عنہ 2: حَضرت عُمر فارُوق رَضی اللہ تعالیٰ عنہ

3: حَضرت عُثمان غَنی رَضی اللہ تعالیٰ عنہ 4: حَضرت علی کَرم اللہ وجہہ

اِن چار صحابہ کرام کوخلفائے راشدین کہتے ہیں۔

سوال57:-حَضرت اَبُو بکر صِدّیق ؓ کے فَضائل(EXCELLANCES) اورحَالات بیان کرو؟

جواب :- رَسول اللہ صَلّی اللہ علَیہِ وسَلّم کے وصال (دنیا سے پردہ کرنے) کے بَعد حَضرت اَبُو بکر صِدّیق ؓ تمام صَحابہ کے اِتفاق (Concurrence) سے خَلیفہ اوّل(First Caliphate) ہوئے۔آپ ؓ کے فضائل(Excellances) بہت ہیں۔آنحضرت ﷺ نے اَپنی بیماری کے زمانہ میں آپ ؓ ہی کو نماز پڑھانے کیلئے اَپنی جگہ پر صَحابہ کا اِمام بنایا۔ حَدیثِ شریف میں ہے ''اَگر رُوئے زمین کے مُسلمانوں کا اِیمان اور حَضرت اَبُو بکر صِدیق ؓ کا اِیمان تولا جائے تو حَضرت اَبُو بکر صِدّیق ؓ کے اِیمان کا پلّہ جُھک جائے گا'' یعنی وزن میں زیادہ ہوگا۔اور ایک حَدیث میں ہے کہ آپ ؓ کے فضائل اِتنے ہیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں۔ 13ھ میں جب کہ آپ ؓ کی عُمر شریف (63) برس کی تھی آپ ؓ نے اِنتقال فرمایا اور رَسول اللہ صَلّی اللہ علَیہِ وسَلّم

کے پہلو (بازو) میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال: 58- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان کرو؟

جواب:- حضرت ابُو بکر صدیقؓ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کے اتفاق (CONCENSUS) اور خلیفہ اوّل کی وصیت (WILL) کے مطابق خلیفہ دُوّم (SECOND CALIPHATE) مقرر ہوئے اور آپؓ کے اوصاف (QUALITIES) بھی بیشمار ہیں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا حضرت عمرؓ کے سایہ سے شیطان بھی بھاگتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونے والا ہوتا تو وہ عمرؓ ہی ہوتے 24ھ میں ایک کافر غلام نے آپؓ کو عین نماز میں خنجر (DAGGER) سے شہید (MARTYR) کر دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مزار اقدس کے قریب دفن کئے گئے۔

سوال 59 :- حضرت عُثمان غنیؓ کے فضائل (EXCELLANCES) اور حالات بیان کرو؟

جواب:- حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عُثمان غنیؓ بڑے بڑے صحابہ کے مشورے سے خلیفہ سوّم (3RD CALIPHATE) مقرر ہوئے۔ آپؓ کے فضائل بھی بہت ہیں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دُو صاحبزادیاں، حضرت بی بی رُقیّہ اور حضرت بی بی اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک کے بعد دیگرے آپؓ کے نکاح میں آئیں۔ اسلئے آپؓ کا لقب ''ذُوالنُّورَین'' ہوا۔ آپؓ میں یوں تو بہت سی خُوبیاں تھیں۔ مگر حیا (MODESTY) کی صفت سب سے زیادہ تھی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں عُثمانؓ بڑے حیا والے (MODEST) ہیں۔ اُن سے

فرِشتے بھی حیا (شرمانا) کرتے ہیں۔ آپؓ دن کو روزہ رکھتے اور رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے۔ قرآن شریف کی تمام سُورتیں جو آنحضرت صلّی اللہ عَلَیہِ وسلّم کے زمانہ میں مُتفرّق (الگ الگ) طور سے لکھی ہوئی تھیں۔ ایک جگہ مُصحَف (کتاب) کی صورت میں تو حضرت ابُو بکر صدیقؓ کی حکومت میں جمع ہوگئی تھیں لیکن اُس مُصحَفِ قرآن کی اِشاعت (PUBLICTION) کا کام حضرت عثمانؓ کی حکومت (خلافت) میں انجام پایا۔ 35ھ میں جب آپؓ کی عُمر شریف (88) سال کی تھی اور آپؓ تلاوتِ قُرآن فرمارہے تھے چند باغیوں (REBELS) نے آپؓ کو شہید (MARTYR) کردیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال 60:- حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل وحالات بیان کرو؟

جواب:- حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ، خلیفہ چہارم (4rth Caliphate) ہوئے، آپؓ کے فضائل بھی بہت ہیں۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور داماد تھے۔ آپؓ کی شادی

آنحضرتؐ کی چہیتی صاجزادی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "جس نے علیؓ کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھ کو دوست رکھا اُس نے اللہ کو دوست رکھا"۔ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا "میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اُس کا دروازہ ہیں"۔

حضرت علیؓ اپنی خلافت (حکومت) کے زمانے میں دِن کو خلافت کا کام انجام دیتے اور رات کو عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ لوگوں نے آپؓ سے کہا کہ آپؓ کیوں اس قدر

محنت اُٹھاتے ہیں کہ نہ تو دِن کو آرام ہے اور نہ رات کو چین۔ آپؓ نے فرمایا ''اگر میں دِن کو آرام لوں تو رعیت (PUBLIC) برباد ہوتی ہے اور اگر رات کو آرام کروں تو میں تباہ ہوتا ہوں''۔

حضرت علیؓ بہت بہادر (Brave) اور سخی (خیر خیرات کرنے والے) تھے۔ 40ھ میں ایک بد بخت (WRETCHED) نے آپؓ کو نماز کی حالت میں شہید (MARTYR) کر دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿20﴾ سیرتِ پاک رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

BIOGRAPHY OF PROPHET (pbuh)

سوال 61:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وِلادت باسعادت (FERTUNATE-BIRTH) کہاں اور کب ہوئی؟

جواب:۔ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول کو دوشنبہ (پیر) کے دن مکّہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ یعنی 14/ فبر روی 571ء بروز پیر (Monday) کو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

سوال 62:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ خاندانی (ANCESTRAL) حالات بیان کرو؟

جواب:۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم قبیلہ (TRIBE) قریش کے جس خاندان میں پیدا ہوئے اُسکا نام ''بنی ہاشم'' ہے۔ یہ خاندان عرب کے سب خاندانوں میں بڑا شریف (NOBLE) اور بزرگ (VENERABLE) مانا جاتا ہے۔ آنحضرت کے والدِ محترم (FATHER) کا نام حضرت عبدُ اللہ اور

والدہ محترمہ (MOTHER) کا نام حضرت آمنہ، دادا کا نام حضرت عبدالمطلب اور دایہ (دودھ پلانے والی) کا نام حضرت حلیمہ سعدیہؓ ہے۔ ابھی آپ ﷺ ماں کے پیٹ ہی میں تھے کہ والد محترم کا انتقال ہوگیا۔ (5) سال کے ہوئے کہ وَالدہ محترمہ کا اِنتقال ہوگیا۔ (8) سال کے ہوئے کہ دَادا نے بھی رِحلت (وفات) کی۔ اَب آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت اَبو طالب نے آپ ﷺ کو اپنی سرپرستی (GUARDIANSHIP) میں لے لیا اور بہت محبت سے پالا۔ آنحضرت ﷺ کی عمر مبارک 25 سال کی ہوئی تو عَرب کی ایک شریف دَولت مَند خاتون حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی نگرانی میں تجارت کا مال مُلکِ شام (SIRYA) کی طرف بھیجا۔ آپ ﷺ کی امانت داری (HONESTY)، رَاستبازی (INTEGRATY)، خُوش سَلیقگی (DECENCY) اور قَابلیت (ABILITY) کی وَجہ سے اِس تجارت میں بہت مُنافع (PROFIT) ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی خَاندانی شَرافت اور ظَاہری و باطنی خُوبیوں کو دیکھ کر حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ سے شادی کرلی۔

سوال 63:- حضرت خدیجہؓ کا نام تاریخ اِسلام میں کیسے مشہور ہے؟

جواب:- حضرت خدیجہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شَریک حَیات (SPOUSE) اِنتہائی نیک وَوفادار ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ مَنصبِ نبوت (PROPHET-HOOD) پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فَائض ہوئے تو اِیمان لانے والوں میں حَضرت خَدِیجہؓ کو سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے کا شَرف (عِزّت) حاصل ہوا اور تاریخ اسلام میں سب سے پہلی مسلمان خاتون مشہور ہوئیں۔

سوال 64:۔ آنحضرت ﷺ نبی ہونے کے اعلان سے پہلے عرب کے لوگوں کے حالات بیان کرو؟

جواب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے اعلان سے پہلے تمام دنیا کی مذہبی (RELIGIOUS) اخلاقی (MORAL) اور معاشرتی (SOCIAL) حالت نہایت ہی خراب تھی۔ خود ملک عرب کا بھی یہی حال تھا۔ چنانچہ ملّہ، بُت پرستی (IDOL-WORSHIP) کا مرکز اور قسم قسم کے بد اَعمالیوں (MIS DEEDS) کا گھوارہ بنا ہوا تھا۔ شَراب خوری عام تھی۔ جوا کھیلنا بُرا فعل (خراب کام) نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اگر اُن کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو اُس کو زندہ دَفن (Bury) کر دینا فَخر (PRIDE) خیال کیا جاتا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر قبیلوں (TRIBES) میں بَرسوں جنگ وجدال (Battle) کا بازار گرم رہنا معمولی بات تھی۔ عَرب کے اِس دور (Period) کا نام تاریخ اسلام میں ''اَیامِ جاہلیّت (UNCIVILIZED-PERIOD) ہے۔''

آنحضرت ﷺ کو عربوں کی یہ مشرکانہ زندگی (بت پرستی) اور بَد اَخلاقیاں طبعًا (فطرتاً) سخت ناپسند تھیں۔ اور نبوّت سے پہلے تنہائی اور گوشہ نشینی (اکیلے وقت گزارنا) کی طرف آپ ﷺ کا مَیلان (خیال) بڑھتا جاتا تھا۔ اَکثر پانی اور ستو (KIND OF DRY FOOD) لیکر غارِ حرا (HERA-CAVE) میں جا بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول (BUSY) رہتے اور جب تک پانی اور ستو ختم نہ ہو جاتا واپس تشریف نہیں لاتے تھے۔

سوال 65:۔ آنحضرت ﷺ منصبِ نبوت (Prophet-Hood) پر کب اور کس طرح سرفراز (Declare) کیے گئے۔ اُس کی تفصیل بیان کرو؟

جواب: جب آنحضرت ﷺ (40) برس کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیلؑ (فرِشتہ) کو

آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ اُس وقت آنحضرت ﷺ غارِ حرا میں تشریف فرما تھے۔
حضرت جبرائیلؑ نے آنحضرت ﷺ سے کہا ''محمد ﷺ بشارت (مبارک) ہو کہ اللہ تعالیٰ نے
آپ ﷺ کو رسول (PROPHET) بنایا ہے۔ میں جبرائیلؑ (وحی لانے والا فرشتہ) ہوں'' پھر
حضرت جبرائیلؑ نے آنحضرت ﷺ کو تین (3) دفعہ سینہ مبارک سے لگایا اور اللہ تعالیٰ کا کلام
پڑھنے کیلئے کہا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۚ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۚ

ترجمہ:۔ ''پڑھو تم اپنے رَبّ کا نام لیکر جس نے پیدا کیا انسان کو لوتھڑے (LUMP) سے۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے، جس نے سکھایا قلم سے۔ سکھایا انسان کو جو وہ نہ جانتا تھا''۔

شروع میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں پڑھنا نہیں جانتا'' پھر جبرئیلؑ کے اِصرار (PERSUENCE) پر اُن آیتوں کو دُہرایا۔ اُس کے بعد حضرت جبرائیلؑ چلے گئے۔ اِس عجیب و غریب واقعہ کی وجہ سے آپ ﷺ پر کچھ خوف سا طاری ہوا اور نزولِ قرآن کی شدت (Intensity) کی وجہ سے آپ ﷺ کو ٹھنڈ محسوس ہونے لگی اور روح عالم بالا کی طرف متوجہ ہوئی اور کانپتے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا ''مجھے کچھ اُڑھا دو مجھے کچھ اُڑھا دو'' جب کچھ طبعیت سنبھلی تو آنحضرت ﷺ نے سارے واقعات بیان کئے اور اَپنے پیغمبر ہونے کی خبر دی۔

اس طرح آنحضرت ﷺ منصبِ نبوت (PROPHET-HOOD) سے سَرفراز (Declare) ہوئے۔

سوال 66:۔جن حضرات نے اِبتداً اِسلام قبول کیا اُن کے اَسمائے گرمی (Names) بیان کرو؟

جواب:۔ جب آنحضرت ﷺ نے سارے واقعات جو غارِ حرا میں پیش آئے حضرت خدیجہ ؓ سے بیان کئے اور پیغمبر ہونے کی خبر دی۔ یہ سن کر حضرت خدیجہ ؓ ایمان لے آئیں اور عورتوں میں سب سے پہلی ایمان لانے والوں کا شرف (HONOUR) حاصل کیا۔ اُس کے بعد بچوں میں حضرت علی ؓ اور سیدنا زیدؓ بن حارِثہ اور سن رسیدہ (بڑے) مَردوں میں حضرت سَیدنا اَبُو بکر صدیق ؓ نے اِسلام قبول کیا۔

سوال 67:۔حضرت سیدنا اَبُو بکر صدیق ؓ کے ذریعہ سے ایمان قبول کرنے والوں کے نام بتاؤ؟

جواب:۔ حضرت سیدنا اَبُو بکر صدیق ؓ مکّے کے ایک بڑے دَولتمند تاجر (BUSINESS - MAN) تھے۔ عام طور پر آپ ؓ کا لوگوں پر بہت اثر (INFLUENCE) تھا۔ آپ ؓ کی کوشش و تبلیغ (PREACHING) سے قریش کے چند سر برآوردہ (CHIEF) اشخاص (لوگ) ایمان لائے۔ جیسے حضرت سیدنا عثمان ؓ ،حضرت سیدنا طلحہ ؓ ،حضرت سیدنا زبیر ؓ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص وغیرہ پھر مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا گیا۔

سوال 68:۔کن صحابہ کرام کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو تقویت (قوت) حاصل ہوئی؟

جواب:۔ حضرت سیدنا حمزہ ؓ (آنحضرت ﷺ کے چچا) اور حضرت سیدنا عمر ؓ بھی مسلمان ہو گے۔ اِن حضرت کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بڑی تقویت (قوت) حاصل ہوئی اور اب سو علانیہ (کھلم کھلا) تبلیغ اسلام (PREACHING OF ISLAM) ہونے لگی۔

سوال 69 :- آنحضرت ﷺ کی تعلیم و تبلیغ کیا تھی؟

جواب:- آنحضرت ﷺ کی تعلیم و تبلیغ یہ تھی کہ آپ ﷺ لوگوں کو تلقین (INSTRUCTION) فرمایا کرتے کہ ''خدا ایک ہے صرف اُسی کی عبادت کرو۔ بتوں، پتھروں درختوں کو نہ پُوجو۔ بیٹیوں (DAUGHTERS) کو قتل نہ کرو۔ زنا (ADULTARY) ۔ جوا اور دوسرے بُرے کاموں کو چھوڑ دو۔ صفائی اور پاکیزگی اختیار کرو، نجاست و گندگی سے بچو۔ زبان کو بُری باتوں (Abuses) سے، دل کو جھوٹے اعتقادوں (FALSE-BELIEF) سے محفوظ رکھو۔ جو وعدہ (Promise) کرو اُس کو پورا کرو۔ خرید و فرخت (Trading) میں کسی کو دھوکا نہ دو۔ تم یقین کرو کہ زمین و آسمان، سورج اور چاند، فرشتے اور پیغمبر سب کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ سب اُس کے محتاج (DEPENDENTS) ہیں۔ بیماروں کو تندرست کرنا، دُعا قبول کرنا اور مُرادیں (WISHES) پوری کرنا صرف اللہ ہی کے اختیار (POWER) میں ہے۔ اللہ کے حُکم و مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہوتا۔

سوال 70:- آنحضرت ﷺ کے ماننے والوں کے ساتھ کُفارِ قُریش کِس قسم کی بدسلوکیاں (ILL-TREATMENT) کرتے تھے؟

جواب:- جب آنحضرت ﷺ کے تعلیمات کی باتوں کی تبلیغ علانیہ (کھلم کھلا) ہونے لگی تو کُفارِ قریش نے آپ ﷺ کے ساتھیوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دینی شروع کیں۔ چنانچہ جو لوگ مسلمان ہوجاتے اُن کو قسم قسم کی اذیتیں (Harassment) پہنچایا کرتے۔ مثلاً مارتے، پیٹتے، گرم گرم ریت (Hot-Sand) پر لٹا کر سینہ پر پتھر رکھتے، مگر یہ ''دین'' کے پکّے مسلمان اِس حالت میں بھی '' اَحَد اَحَد '' (خدا ایک ہے، اکیلا ہے) کے نعرے لگاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے مُنہ نہ موڑتے تھے۔ خود آنحضرت ﷺ کو بھی اَذیت (تکلیف) پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہتے، جادوگر اور دیوانہ کہکر پکارتے آپ ﷺ کا مذاق اُڑاتے، آپ ﷺ راستہ چلتے تو جسم مبارک پر پتھر پھینکتے۔ حتیٰ کہ عبادت کی حالت میں بھی طرح طرح سے ستاتے۔ آنحضرت ﷺ اِن سب اذیتوں اور تکلیفوں کو نہایت عزم و استقلال (ہمت) سے برداشت کرتے۔ اپنی تبلیغی سرگرمیوں (Preaching Activity) میں مصروف (Busy) رہتے اور اللہ تعالیٰ سے اُن گمراہوں کے رَاہِ راست پر آنے کیلئے دعا فرماتے رہتے۔

سوال 71:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "طائف" کس غرض سے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے کیوں لوٹ آئے؟

جواب:- جب مکہ میں کافروں کا ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا تو بہت سے مسلمان آنحضرت ﷺ کے حکم سے حبشیوں کے مُلک "حبشہ" میں جا رہے۔ اُسی دوران میں آنحضرت ﷺ تبلیغ کی غرض سے طائف تشریف لے گئے۔ وہاں کے سردار بڑے مغرور (PROUDISH) اور سرکش (WRETCHED) تھے۔ انھوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سخت بدسلوکی (MISBEHAVE) کی۔ آپ ﷺ مکہ واپس لوٹ آئے۔ اب آپ ﷺ کا معمول رہا کرتا کہ جو لوگ باہر سے مکہ معظّمہ میں آتے اُن کو اسلام کی دعوت دیتے۔ اِسی سلسلہ کی دعوت پر "مدینے" سے آئے لوگ بھی آپ ﷺ پر ایمان لائے۔

سوال 72:- واقعہ مِعراج (ACCESSION) کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

جواب:- ایک روز آنحضرت ﷺ صحن کعبہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ جبرئیلؑ (فرشتہ) نے آکر

خبر دی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے۔ حضرت جبرئیلؑ سب سے پہلے آپ ﷺ کو بیت المقدس لے گئے جہاں آنحضرت ﷺ نے نماز میں تمام پیغمبروں کی اِمامت فرمائی۔ اُسکے بعد آپ ﷺ آسمان پر تشریف لیگئے۔ وہاں چند مشہور نبیوں (PROPHETS) سے ملاقات ہوئی۔ پھر جنّت و دُوزخ کی سیر کرائی گئی اور حق تعالیٰ سے آپ ﷺ کو ایسی نزدیکی (Proximity) حاصل ہوئی جہاں کسی فرشتے کی بھی رسائی (پہنچ) نہ تھی۔ اِسی واقعہ کو معراج (ACCESSION) کہتے ہیں۔

سوال 73:- سن ہجری کب شروع ہوتا ہے؟

جواب:- آنحضرت ﷺ کی تبلیغ (PROPOGATION OF ISLAM) سے جب لوگ بہ کثرت مسلمان ہونے لگے تو کافروں نے آنحضرت ﷺ ہی کو قتل کردینے کا مشورہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ناپاک اِرادہ کی آپ ﷺ کو خبر کردی۔ اور حکم دیا کہ اَب آپ ﷺ مکۂ معظّمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے جائیں۔ اِسلئے آپ ﷺ اپنے محبوب وطن مکۂ معظّمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اُسی کو ہِجرت کہتے ہیں۔ یہ واقع 622ء کا ہے اور اُسی سال سے ہمارا سَن ہجری شروع ہوتا ہے۔

باب ﴿1﴾

توحید و رسالت

(Monotheism & Prophecy)

Part IV حصہ چہارم

﴿21﴾ حمدِ اللہ تعالیٰ

ترِی ذات پاک ہے اَے خُدا تیری شَان جَلَّ جلالہٗ
ترا نام مالکِ دُوسَرا تیری شان جَلَّ جلالہ

جِسے چاہا مُردہ بنائے تو جسے چاہے زِندہ اُٹھائے تو
ترے ہاتھ میں ہے فنا بقا تیری شَان جَلَّ جلالہٗ

کوئی شَاہ کوئی اَمیر ہے کوئی بینوا وفقیر ہے
جِسے چاہا جیسا بنادیا تیری شان جَلَّ جلالہ

ہرایک چمن میں تُو رنگ وبُو، ہے زبان پہ طُوطی کے تُو ہی تُو ہے
پڑھے کیوں نہ بُلبُل خُوشنوا تیری شان جَلَّ جلالہٗ

عزّت صدیقی

فرہنگ: دوسرا: دونوں جہاں؛ بینوا: خاموش

﴿22﴾ نعتِ رسول ﷺ

نغمۂ وَحدتِ حق دَہر میں گایا تُونے
کملی والے یہ عَجب گیت سُنایا تونے

ربّ بے مِثل کا دُنیا میں وَطیرہ کر سِکّہ
نَقش اَوْہام پرَستی کو مِٹایا تُونے

خواب غفلت میں پڑے سُوتے تھے مکّی مدَنی
لب اِعجاز سے قُم کہہ کر اٹھایا تُونے

کیوں نہ قُربان مُسلمان ترے نام پر ہوں
حَق پرَستی کا جنھیں طَور بتایا تُونے

باہمی نفرت و کینہ تھا وطیرہ جن کا
اُنس و اُلفت کا سبق اُن کو پڑھایا تُونے

جو شراب و نشہ کے تھے اَزل سے مُشتاق
مئے وَحدت کا اُنھیں جَام پِلایا تُونے

رِیت کے ذَرّوں کو بَارود کی طاقت بخشی
خاکِ ناچیز کو اَکسیر بنایا تُونے

کردیا اِیک، شہنشاہ و گدا کا رُتبہ
اُونچ اور نیچ کا سب فَرق مٹایا تُو نے

فرہنگ: دہر: زمانہ؛ بیمثل: یکتہ؛ اوہام: خواہش، خام خیالی؛ لب: ہونٹ؛ اعجاز: عالی؛ قم: اٹھو؛ طور: طریقہ؛ وطیرہ: طریقہ؛ انس و الفت: محبت؛ ازل: شروع؛ مشتاق: چاہنے والے؛ مئے: شراب؛ وحدت: توحید؛ جام: پیالہ؛ اکسیر: اثر دار/شفع؛ گدا: غلام

﴿23﴾ جنگِ بدر (BATTLE OF BADAR)

سوال 74:- جنگِ بدر (BATTLE OF BADAR) کے اَسباب (CAUSES) بیان کرو؟

جواب:- جنگِ بدر کے اَسباب یہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ اور بہت سے صحابہ کرامؓ مکّہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ مُنورہ تشریف لے آئے تاکہ قُریش کے ظُلم وستم سے نَجات ملے۔ مگر وہ اَب بھی اَپنی شرارتوں سے باز نہ آئے اور مدینہ منورہ پر حَملہ کرنے کی تیاریوں میں مَشغول ہو گئے۔ سب سے پہلے اُنھوں نے عَبداللہ بن اُبیّ (منافق) اور دوسرے سَرداران مدینہ کو لکھا کہ ہمارے دُشمنوں کو فوراً مدینہ سے نِکال دو۔ وَرنہ ہم مدینے پر حملہ کر کے تم سے اِس کا بدلہ لیں گئے۔ اُس کے بعد مدینہ کے یہودیوں سے سَازش (CONSPIRACY) کر کے مُسلمانوں کو کہلا بھیجا کہ یہ نہ سمجھنا کہ تم مکّہ سے بچ کر نکل گئے ہو، ہم جلد مدینہ پہنچ کر تم کو مَلیامیٹ (ختم) کر دیں گئے۔ اِس کے بعد اُنھوں نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ چُنانچہ قُریش کا ایک سَردار مدینہ آیا اور مُسلمانوں کے وہ مَویشی (جانور) جو شہر کے باہر مَیدان میں چَر رہے تھے ہانک (ساتھ) لے گیا۔ ایک دَفعہ مدینہ کے سَردار سَیدنا سَعد انصاریؓ حج کے لئے مکّہ آئے تو اَبُو جہل نے اُن سے کہا کہ "تم لوگوں نے محمد ﷺ کو مدینہ میں پناہ دی ہے۔ اِس لئے ہم بھی تم کو آیندہ سے حَج نہ کرنے دیں گے"۔ حضرت سعدؓ نے کہا "ہم بھی تمھارے (تجارت کے) قَافلوں کو اَپنے علاقہ (مدینہ) سے گزرنے نہ دیں گے۔" اِس وَاقعہ کے بعد قریشِ مکّہ نے ایک بڑا تجارتی قافلہ اَبُو سفیان کی سَر کردگی (SUPERVISION) میں مُلک شَام کو بھیجا۔ یہ

قافلہ(CARWAN) جب واپس آ رہا تھا، مدینہ کے قریب ابُوسفیان کو خبر ملی کہ مُسلمان اِس قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ اِس لئے اُنھوں نے فوراً ایک تیز رَفتار قاصد(COURIER) کو مکّہ روانہ کرکے مدد چاہی۔ چنانچہ یہ خبر پاتے ہی قُریش کی ایک ہزار(1000)فوج نہایت جوش وخُروش(EXCITEMENT) کے ساتھ مدد کے لئے روانہ ہوئی۔ اُس کے فوج کا سِپہ سالار(COMMANDER)ابوجہل تھا۔ جس قافلہ کی مدد کے لئے یہ فوج روانہ ہوئی تھی وہ توبچ کرنکل گیا اور مکہ پہنچ گیا۔ مگر ابُوجہل کی شرارت(MALICIOUS AIM) سے بَدر کے مَقام پر مسلمانوں اور کافروں میں زَبردست جنگ ہوئی۔ اِس جنگ کو"جنگِ بدر" یا "غزوَہ بدر"(BATTLE OF BADAR) کہتے ہیں۔ اِس جنگ میں رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صِرف 313 صحابہؓ بے سازوسامان(UNIQUIPPED) تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو فتح ونُصرت (VICTORY)عطا فرمائی۔

سوال75:- جنگ بَدر کے نَتائج (CONSEQUENCES)بیان کرو؟

جواب:- جنگ بَدر کے نَتائج یہ ہوئے کہ ابُوجہل، عُتبہ، شیبہ، وَلید جیسے بڑے بڑے قریش کے سَر دار(LEADERS)اور بہت سے کافر مارے گئے۔ آنحضرت ﷺ کے جان نِثاروں (صحابہ) میں سے حُضرت ابُو عُبیدہؓ بن حارث آپ ﷺ کے چچازاد بھائی(Cousin)اور چند دوسرے صحابہ شہید (MARTYR) ہوئے۔ الغرض جنگِ بدر میں مُسلمانوں کو فتح(VICTORY)ہوئی۔ یہ مسلمانوں کی پہلی فتح ہے۔

﴿24﴾ جنگِ اُحدُ (BATTLE OF UHED)

سوال76:- جنگِ اُحد(BATTLE OF UHED) کے واقعات بیان کرو؟

جواب :- چونکہ بدر کی لڑائی میں کافروں کو شکستِ فاش (CLEAR-DEFEAT) ہوئی تھی۔ اور اُن کے بڑے بڑے سَردار مارے گئے تھے۔ اِس لئے اُسکا بدلہ لینے کے لئے کافروں نے تین(3) ہزار فوج کے ساتھ پھر مدینے پر چڑھائی (ATTACK) کی اور اُحد پہاڑ کے دامن میں مُقابلہ ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک گھاٹی (تنگ پہاڑی راستہ) میں پچاس تیر اَندازوں (50,BOW - MEN) کو بٹھایا۔ اُنھیں حکم دیا کہ فتح ہو یا شِکست تم لوگ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو مسلمانوں نے بڑی جان بازی (DARING) سے مقابلہ کیا اور کافروں کو مار بھگایا۔ آنحضرت ﷺ کی ہدایت (INSTRUCTION) کے خِلاف تیر اَندازوں کی جماعت میں سے دس(10) کے سوا باقی سب شِکست خوردہ(DEFEATED) کافروں کا مال لوٹنے کے لئے اپنی جگہ چھوڑ کر دوڑ پڑے۔ خالد بن ولید نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے' تیر اَندازوں سے جب گھاٹی کو خالی پایا تو چکّر کاٹ کر پشت (پیچھے) سے حملہ کردیا۔ چونکہ مسلمان مَال لوٹنے میں مَشغول(BUSY) تھے دشمن کے اِس اَچانک حملہ سے گھبرا گئے۔ اُسی اَثناء میں کسی کافر نے جُھوٹی خبر(Rumour) بھی مشہور کردی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جامِ شہادت نوش فرمایا (شہید ہوگئے)۔ اِس خبر سے مسلمانوں میں اور پَریشانی وسراسیمگی (بے چینی) پھیل گئی۔ اِس جنگ میں آنحضرت ﷺ کے چچا(UNCLE) سیدنا حمزہؓ بڑی بہادری سے

لڑکر شہید (MARTYR) ہوئے، اُسی بنیاد پر آپؓ بارگاہ نبوت سے "سید الشہداء" کے خطاب (TITLE) سے سرفراز ہوئے۔خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک (دانت) شہید ہوئے اور سرِ مبارک میں خود کی کڑیاں دھنس گئیں۔سیدنا ابو عبیدہؓ ابن الجراح اِن کڑیوں (LINKS OF CHAIN) کو دانتوں سے کھینچ کر نکالتے جاتے تھے۔اِن کڑیوں کو نکالنے میں جب ایک دانت ٹوٹ جاتا تو دوسرے سے کھینچتے۔ آنحضرت ﷺ پر جو بھی وار (حملہ) آتا، اُس کو سیدنا طلحہؓ اپنے ہاتھ پر روکتے جاتے تھے۔حتیٰ کہ آپؓ کا ہاتھ بے کار ہو گیا۔سیدنا سعدؓ بن ابی وقاص پاس کھڑے تیر چلا رہے تھے۔جو دشمن سامنے آتا اُس کو موت کے گھاٹ اُتار دیتے۔سیدنا علیؓ شیر (TIGER) کی طرح گرجتے ہوئے دشمنوں کی صفوں (FORMATION) کو درہم برہم (DISPOSING OF) کر رہے تھے۔سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ پروانہ وار آنحضرت ﷺ کی حفاظت (SAFEGUARD) میں چکر لگا رہے تھے۔یہ خبر سن کر سیدہ فاطمۃ الزہراؓ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی (DAUGHTER) مدینہ منورہ سے میدان جنگ میں تشریف لے آئیں اور سیدنا علیؓ سپر (SHIELD) میں پانی بھر لائے جس سے بی بی فاطمہؓ نے زخم دھوئے اور بوریا (PALM LEAF MAT) جلا کر اُن کو بھرا۔(مرہم پٹی کی)۔

﴿25﴾ صُلح حُدیبیہ

(TRUCE OF HUDIBIYA)

سوال 77:- عَرب کن مہینوں (MONTHS) میں جنگ کرنا حرام سمجھتے تھے؟

جواب:- زمانہ قدیم سے عَرب، ذِیقعدہ، ذی الحجہ، مُحرم اور رَجب کے مہینوں میں جنگ کرنا حَرام (PROHIBITED) سمجھتے تھے۔ اور اس زمانہ میں دوست ہو یا دشمن کسی کو حَج کرنے سے نہیں روکتے تھے۔

سوال 78:- بَیعتِ رِضوان سے کیا مراد ہے؟

جواب:- آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ مسلمان کعبے کا طواف کر رہے ہیں۔ اسلئے آپ ﷺ چند جانثاروں (Deotees) کے ساتھ اِحرام باندھے ہوئے (حج/عمرہ کی غرض سے) مکے کو روانہ ہوئے اور قربانی کے اُونٹ بھی ساتھ لے لئے تا کہ قُریش کو لڑائی کا شُبہ بھی نہ ہو۔ مگر کافروں نے جب آنحضرت ﷺ کو اپنے جان نثاروں کے ساتھ دیکھا تو طوافِ کعبہ سے روکنے اور جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ سیدنا عثمان ؓ کافروں کو سمجھانے کے لئے مکہّ میں داخل ہوئے۔ حضرت سَیدّ نا عثمان ؓ کے واپس ہونے میں بہت دیر ہو گئی۔ کِسی نے یہ جھوٹی خبر مشہور کر دی کہ حضرتِ سیدّ نا عثمان ؓ شہید کر دیئے گئے۔ یہ سُن کر آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں سے آخری دَم تک لڑنے کیلئے بَیعت (PLEDGE) لی۔ اُسی کا نام "بَیعت رضوان" ہے یعنی اِس موقع پر جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے دستِ مبارک (ہاتھ) پر بَیعت (عہد) کی اُن کے مُتعلق اللہ تعالیٰ نے اَپنی خُوشنودی (رضامندی) کا اِظہار فرمایا۔ اِس لئے اس بَیعت کو "بَیعت رضوان" کہا جاتا ہے۔

سوال 79:- مقامِ حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ اور قُریش مکہّ کے دَرمیان جو صُلح نامہ (Truce)

ہوا تھا۔ اُس کے شَرائط (CONDITIONS) کیا تھے؟

جواب:-جب کافروں نے حُضور صلّی اللہ علَیْہِ وسلّم کے ساتھ مقامِ حدیبیہ میں مسلمان کی جان بازی اور عقیدت کا یہ رَنگ دیکھا تو صُلح (Truce) کے لئے پہل شروع کردی۔ چنانچہ صُلح نامہ (PEACE TREATY) مُرتب (تیار) ہوا جس کے شرائط (CONDITION) یہ تھے۔

1۔مُسلمان اِس سال واپس چلے جائیں آئندہ سال حج کریں۔

2۔اگر قُریشی (کافروں) میں سے کوئی شخص مُسلمانوں کے پاس چلا جائے تو وہ واپس کیا جائے گا اور اگر مُسلمانوں کا کوئی آدمی قُریش کے پاس چلا جائے تو وہ واپس نہیں کیا جائے گا۔

3۔قبائلِ عرب (TRIBE OF ARAB) میں سے مُسلمان جس کو چاہیں اپنا حلیف (طرفدار) یا (ALLY) بنائیں اور قُریش جس کو چاہیں اپنا حلیف بنائیں۔

4۔یہ مُعاہدہ (AGREEMENT) دس (10) سال کی مُدت تک نافذ (لاگو) رہے گا۔

اُسکے دوسرے سال آنحضرت ﷺ تمام جان نثاروں کے ساتھ مکّہ معظّمہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کا طواف فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے خواب (DREAM) کو اس طرح سچا کر دکھایا۔

سوال 80:- آنحضرتؐ نے کِن کِن سَلاطین (KINGS) کے نام خُطوط رَوانہ فرمائے؟

جواب:- صلح حُدیبیہ میں 10 سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ طئے ہونے کے بعد، آنحضرتؐ نے ہَرقل، شاہ قُسطنطنیہ جس کو اب اِستنبول کہتے ہیں اور خسرو شاہِ ایران، مُقوقِس شاہِ مصر، نجاشی شاہ حبشہ اور دوسرے بادشاہانِ عَرب کو اسلام کی دعوت دی۔ ان کے نام خُطوط (LETTERS) رَوانہ فرمائے۔

﴿26﴾ فتح مکّہ
(VICTORY OF MECCA)

سوال 81:- فتح مکّہ کے وَاقعات بیان کرو؟

جواب:- صلح حدیبیہ کے بعد بَنی خُزاعہ آنحضرت ﷺ کے اور ''بَنی بکر'' قُریش کے حَلیف (طرف دار) ہو گئے۔ایک دفعہ بَنی خُزاعہ اور بَنی بکر میں لڑائی ہو گئی۔ کُفارِ قریش نے اپنے حَلیف بَنی بکر کی حمایت (مدد) کی اور بَنی خُزاعہ کو مارا۔بنی خزاعہ آنحضرت ﷺ سے فریادی (مدد کے طالب) ہوئے اور آنحضرت ﷺ 10 رمضان 8ھ کو دس ہزار فوج کے ساتھ خاموشی سے مکّہ کی طرف روانہ ہوئے۔راستے میں اور دو (2) ہزار آدمی آ ملے۔اِس طرح بارہ ہزار (1200) فوج اَچانک مکّے کے قریب پہنچ گئی۔اور کُفارِ قُریش نے مُقابلہ کی قُوّت نہ پا کر ہتیار ڈالدئے یعنی ہار مان لی۔اور بغیر کسی لڑائی بھڑائی کے مکہّ معظّمہ فتح ہو گیا۔صرف عکرمہ بن ابی جہل کی ایک جماعت سے سیدنا خالدؓ بن ولید کے دستہ (Contingent) کی معمولی جھڑپ ہوئی۔جس میں دو مُسلمان شہید ہوئے اور قُریش (کافروں) کے 28 آدمی مارے گئے۔اِس موقع پر قُریش کے سَردار ابوسفیانؓ بھی آنحضرت ﷺ کے دَست مبارک پر مُشرف بہ اِسلام (مُسلمان) ہوئے۔مکہ میں دَاخلہ کے وقت آنحضرت ﷺ نے عام معافی (OPEN FERGIVENESS) کا اِعلان فرمایا۔

سوال 82:- فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَمن و اَمان (Peace & security) کے متعلق جو عام اَعلان فرمایا اُس کی تفصیل بیان کرو؟

جواب:۔ مکہ میں داخل ہونے کے وقت فتح مکہ کے بعد آنحضرتؐ نے یہ عام اعلان فرمایا۔

1۔ جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو اُس کو اَمان (Security) ہے۔
2۔ جو شخص ابُوسفیانؓ کے گھر داخل ہو اُس کو اَمان ہے۔
3۔ جو شخص حکیم اِبن حِزامؓ کے گھر داخل ہو اُس کو اَمان ہے۔
4۔ جو شخص اَپنے گھر کے دَروازے بند کر لے اُس کو اَمان ہے۔
5۔ جو شخص ہتیار ڈال دے اُس کو اَمان ہے۔
6۔ زخمی اور قیدی کو اَمان ہے۔

پھر آپ ﷺ 20 رمضان 8ھ کو اُونٹ پر سوار سر جھکائے ''اِنَّا فَتَحْنَا'' (سورہ الفتح) تلاوت فرماتے ہوئے شہر مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ جو (360) بتوں (IDOLS) کا گھر بن گیا تھا، اُس کو اُن بتوں سے پاک کر کے پھر ''وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ'' (اللہ) کا گھر بنا دیا۔ فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے اَپنے بے نظیر عفو و کرم (UNIQUE KINDNESS & FORGIVENESS) سے مکے کے اُن کافروں کو، جنھوں نے بیسیوں مُسلمانوں کو قتل کیا تھا، سینکڑوں مُسلمانوں کو طرح طرح کی اَذیتیں (تکلیفیں) پہنچا کر گھر سے بے گھر کیا تھا، اِسلام اور مُسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے کوئی دَقیقہ (کسر) اُٹھا نہ رکھا تھا، لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ ''یعنی اب تم لوگوں سے کوئی باز پرس (پوچھ) نہیں'' کہہ کر سب کو مُعاف فرمایا۔ اور مکہ

مکّے والوں کو عطا کر کے خُود مُہاجرین اور اَنصار کے ساتھ مدینہ منورہ کو واپس روانہ ہوگئے۔

اِن اَہم جنگوں اور واقعات کے علاوہ آنحضرت ﷺ اور کفار عرب کے درمیان اور بھی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں۔ مدینہ اور اُس کے اطراف کے یہودیوں نے بھی آنحضرت ﷺ سے عہد کرنے کے باوجود کفار مکہ سے بارہا سازش کی اور کئی مرتبہ آنحضرت ﷺ سے لڑے بھی، مگر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ اور مُسلمانوں ہی کو فتح و نُصرت عطا فرمائی۔ اِس طرح تمام تر اِسلامی لڑائیاں مدافعانہ (DEFENCIVE) طرز کی تھیں نہ کہ جارحانہ (OFFENSIVE) طرز کی۔

﴿27﴾ حجتہ الوِداع

(LAST HUJ)

سوال 83: حجتہ الوداع سے کیا مراد ہے؟

جواب:- ذی الحجہ 10ھ میں آنحضرت ﷺ نے آخری مرتبہ حج فرمایا تو آپ ﷺ کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ مُسلمان حج میں شریک تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نصیحت و وصیت کی۔ اس حج کو حجتہ الوداع (رخصتی کا حج) کہتے ہیں۔

سوال 84:- آنحضرت ﷺ نے کس عُمر اور کس سنہ میں رِحلت (وصال) فرمائی؟

جواب:۔ جب دینِ اِسلام کامل (تکمیل) ہوگیا، قرآن شریف پورا اُتر گیا، پیغمبرِ خدا نے اللہ تعالیٰ کے تمام اَحکام بندوں تک پہنچا دیے۔ تو آپ ﷺ کی رِحلت کا (آخری) زمانہ قریب آ گیا۔ ماہ صفر کے آخری ہفتہ میں آپ ﷺ کو شدّت کا بُخار شروع ہوا۔ بالآخر ۱۲ ربیع الاوّل 11ھ مطابق 632ء کو بروز دوشنبہ 63 سال کی عُمر میں آپ ﷺ رفیقِ اعلیٰ (اللہ تعالیٰ) سے جا ملے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ۔

﴾28﴿ ازواجِ مطہرات

SPOUSES OF PROPHET (PBUH)

سوال85:۔اَزواج مُطہرات (بیویاں) کے مُبارک نام اور انکے متعلق مختصر بیان کرو؟

جواب:۔بچو! ہمارے پیغمبر حضرت مُحمد مُصطفٰے صلّی اللہ علَیہِ وسلّم کی اَزواج مطہرات بھی آپؐ کے شَرف رِفاقت (ساتھ رہنے) کی بدولت تمام دُنیا کی عورتوں کیلیۓ دِین واَخلاق کی تعلیم کا بہترین نمونہ بن گئی تھیں اور اِسلام کی عام خدمات واِشاعت (پھیلانے) میں بھی اُن کا بڑا حصہ ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالی نے اُن کو" اُمہاتُ المومنین" کا لقب (TITLE) عطافرمایا ہے۔ اِس لیۓ وہ تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔سب اُمہات المومنین کی دل سے عزت وتعظیم کرنی چاہیے۔اُن کے مبارک نام یہ ہیں

1۔ حضرت خدیجۃ الکُبرٰی رَضِی اللہُ عَنہا
2۔حضرت عائیشہ صدِیقہ رَضی اللہُ عَنہا
3۔ حضرت حفصہ رَضِی اللہُ عَنہا
4۔حضرت زَینَب بِنتِ جحش رَضی اللہُ عَنہا
5۔ حضرت زَینَب بِنتِ خُزیمہ رَضِی اللہُ عَنہا
6۔ حضرت اُم سلمہ رَضِی اللہ عَنہا
7۔ حضرت جُویریہ رَضِی اللہُ عَنہا
8۔ حضرت اُمِ حبیبہ رَضِی اللہ عَنہا
9۔ حضرت میمونہ رَضِی اللہُ عَنہا
10۔ حضرت صَفیہ رَضِی اللہ عَنہا
11۔ حضرت سَودہ رَضِی اللہُ عَنہا

﴿29﴾ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

سوال 86:۔ حضرت خدیجۃ الکُبریٰ ؓ کے حالات وفضائل (خوبیاں) بیان کرو؟

جواب:۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ خُویلد اِبنِ اَسد کی صاحبزادی تھیں خُویلد عرب کے مشہور دولت مند تاجر اور قبیلہ قُریش کے مُعزز (Respected) اور نامور اَمیر تھے۔

آنحضرت کا سب سے پہلے نکاح حضرت خدیجہؓ سے ہوا اُس وقت حضرت خدیجہؓ بیوہ تھیں اور آپؓ کی عمر 40 سال اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 25 سال تھی۔

حضرت خدیجہؓ سب سے پہلے حُضورؐ پر ایمان لائیں۔ اُن سے پہلے کوئی مرد یا عورت مُسلمان نہیں ہوا تھا۔ آپؓ کی زندگی میں یعنی تقریباً 25 سال تک نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دوسرا نِکاح نہیں فرمایا۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اِسلام کی اِشاعت میں آپؓ سے بہت مدد ملی۔ حضور صلّی علیہ وسلّم نے ایک موقع پر آپؓ کی تعریف اِس طرح فرمائی ہے۔

''وہ مجھ پر ایمان لائیں جب کہ اَوروں نے اِنکار کیا۔ اُنھوں نے میری تَصدیق کی جب کہ اَوروں نے مجھے جھٹلایا۔ انھوں نے مجھے اَپنے مال میں شریک کیا جب کہ اَوروں نے مجھے مال حاصل کرنے سے محروم رکھا۔ خدا نے اُن کے بَطن (پیٹ) سے اَولاد دی جب کہ کسی دوسری بیوی سے اَولاد نہیں ہوئی''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؓ کی چھ (6) اَولادیں ہوئیں۔ دو صاحبزادے اور چار (4) صاحبزادیاں۔ حضرت خدیجہؓ کا اِنتقال ماہ رمضان میں نبوت کے دسویں (10) سال ہوا رضی اللہ عنہا۔

سوال 87:۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حضرت خدیجہؓ کے بطن سے جو صاجزادے اور صاجزادیاں ہوئیں ان کے اسمائے گرامی (NAMES) بتلاؤ ؟

جواب:۔ صاجزادے: 1۔ حضرت قاسمؓ 2۔ حضرت عبداللہؓ (جن کالقب طیب وطاہر ہے) دونوں صاجزادوں کا بچپن میں ہی انتقال ہوا۔

صاجزادیاں

1:۔ حضرت زینبؓ، آپؓ کا نکاح آپؐ کے خالا زاد بھائی ابوالعاضی ابن ربیع سے ہوا تھا۔

2۔ حضرت رقیہؓ آپ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا تھا۔

3۔ حضرت اُم کلثومؓ آپؓ کا نکاح بھی حضرت رقیہؓ کے اِنتقال کے بعد حضرت عثمانؓ سے ہوا تھا۔

4۔ حضرت فاطمہؓ آپؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا تھا آپؓ سیدنا اِمام حَسنؓ اور سیدنا امام حُسینؓ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

﴿30﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سوال 88:۔ حضرت عائشہ صِدّیقہؓ کے حالات وفضائل بیان کرو؟

جواب:۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی صاجزادی ہیں۔ آپؓ کا نِکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مکّہ معظّمہ میں ہوا۔ نِکاح کے وقت آپ کی عمر 6 سال کی اور رخصتی کے وقت 9 سال کی تھی۔ آپؓ کی فضیلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عائشہؓ کو توسب عورتوں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے ثرید [1] کوسب کھانوں پر''۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپؓ کی عمر 18 سال کی تھی۔ 67 سال کی عمر میں رمضان 58ھ کو

مدینہ منورہ میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ رضی اللہ عنہا

سوال 89:۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اِسلامی خدمات بیان کرو؟

جواب:۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے عِلم و فضل کو بڑے بڑے عالم بھی مانتے تھے۔ چنانچہ ایک بڑے تابعی حضرت عُروہ بن زُبیرؓ فرماتے ہیں "میں نے کسی کو بھی قُرآن کے معانی اور حلال وحرام کے اَحکام اور عرب کے اشعار (Poetry) اور انساب (Genealogey) (قبائلی تاریخ) کے علم میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر نہیں پایا۔" یہی وجہ تھی کہ عام طور پر صحابہؓ کو کسی مسئلہ کے متعلق مشکل پیش آتی تو وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آ کر اُس کا حل معلوم کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کثرت (بہت) سے حدیثیں روایت فرمائی ہیں۔ یہ مسلمانوں پر آپؓ کا بڑا اِحسان ہے۔

حضرت عائشہ میں سخاوت (generosity) کی صِفت بھی بے نظیر (unique) تھی۔ چنانچہ انھوں

ا ثرید:۔ ایک عربی کھانا ہے گوشت کے شوربہ میں روٹی چور کر کھایا جاتا ہے، نہایت ہی لذیذ ہوتا ہے اہلِ عرب اس کو بہت پسند فرماتے ہیں۔

نے ایک مرتبہ صرف ایک دِن میں ستر ہزار (70,000) دِرہم راہ خدا میں صَرف کر دیئے۔ خود اُن کے جسم پر پیوند لگا ہوا کرتا تھا۔

ایک اور دِن کا ذِکر ہے کہ عبد اللہ بن زُبیرؓ نے آپکی خدمت میں اِیک لاکھ دِرہم بھیجے۔ آپؓ نے سب کے سب اُسی روز راہ خدا میں خیرات کر دیئے۔ اُس روز حضرت عائشہؓ رُوزے سے تھیں شام کو لونڈی نے سُوکھی رُوٹی سامنے رکھ دی اور یہ بھی کہا کہ اگر سَالن کے لئے کچھ بچا لیا جاتا تو میں سَالن تیار کر لیتی۔ آپؓ نے فرمایا "مجھے تو خیال نہ آیا تو نے یاد دلایا ہوتا"

حضرت عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی لڑائیوں میں بھی شریک رہیں۔

چنانچہ اُحد کی لڑائی میں حضرت عائشہؓ اپنے کندھوں پر پانی کا مشک اُٹھائے ہوئے زخمیوں کے منہ میں پانی ٹپکاتی جاتی تھیں

سوال 90:۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے کچھ اَقوال (QUATATIONS) بیان کرو؟

جواب:۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ "جنّت کے دَروازے کو کھٹکھٹاؤ کھولا جائے گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیوں کر کھٹکھٹائیں فرمایا" بھوک اور پیاس کی بَرداشت سے" حضرت عائشہؓ سے ایک دفعہ ایک شخص نے سوال کیا" میں اپنے آپ کو نیک کب سمجھوں، فرمایا جب تجھے اَپنے بُرے ہونے کا خیال ہو جائے۔ اُس نے کہا اَپنے آپ کو بُرا کب سمجھوں، فرمایا جب تجھے اَپنے نیک ہونے کا خیال ہو جائے۔

﴿31﴾ حضرت فاطمہ رَضی اللہ عَنہا

سوال 91:۔ حضرت فاطمہؓ کی ولادت اور فضائل بیان کرو؟

جواب:۔ حضرت بی بی فاطمہؓ حضرت خدیجہؓ کے بطن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی سب سے چھوٹی اور چہیتی صاحبزادی ہیں۔ چنانچہ ایک صحابیؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو سب سے پیارا کون تھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ "فاطمہؓ"۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ معمول تھا کہ جب سفر سے لَوٹ کر آتے تو اوّل مسجد تشریف لے جاتے۔ دُو رکعت نفل پڑھکر پہلے حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے جاتے۔ حضرت فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ حضرت فاطمہؓ کا نِکاح سیدنا علیؓ سے واقعہ بدر کے بعد اور اُحد سے پہلے ہوا تھا۔ حضرت فاطمہ کے بطن اطہر (پاک) سے سَیدنا اِمام حَسنؓ اور سَیدنا اِمام حُسینؓ، سیدنا محسنؓ، سیدہ کلثومؓ، سیدہ زینبؓ پیدا ہوئے۔ حضرت فاطمہؓ کی وفات شب

سہ شنبہ (منگل کی رات) 3 رمضان 11ھ کو ہوئی۔

سوال 92:۔ حضرت فاطمہؓ کی زہد و ریاضت (Abstinence) اور سادگی کے کچھ واقعات بیان کرو؟

جواب:۔ 1) ایک دفعہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لےگئے۔ وہ سونے (GOLD) کا ہار اپنے گلے سے اُتار کر اپنی سہیلی کو دکھا رہی تھیں۔ اور کہہ رہی تھیں کہ سیدنا علیؓ نے یہ ہار لا کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وہ ہار بیٹی کے ہاتھ میں دیکھا تو فوراً واپس چلے آئے۔ حضرت فاطمہؓ سمجھ گئیں۔ اُنھوں نے ہار فروخت کر کے غلام کو خریدا اور راہ خدا میں آزاد کر دیا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اطلاع ملی تو خوش ہوئے اور الحمدُ للہ فرمایا۔

2) ایک روز سیدنا علیؓ نے اپنے دوست ابنِ عبد الواحد سے فرمایا، میں تم سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے متعلق جو کہ سارے کنبے میں بہت پیاری تھیں، ایک بات بیان کرتا ہوں۔ فاطمہؓ نے اتنی چکّی پیسی کہ ہاتھوں میں گٹھے پڑ گئے۔ پانی کی مشک اُٹھاتے اُٹھاتے گردن پر نشان پڑ گئے۔ گھر میں جھاڑو دیتے دیتے کپڑے میلے کچیلے ہو گئے۔ اُن ہی ایام (دنوں) میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے۔ مَیں نے فاطمہؓ سے کہا کہ تم اپنے ابّا جان کے پاس جاؤ اور ایک خادم مانگ لو۔ فاطمہؓ گئیں مگر وہاں ہجوم بہت تھا، مل نہ سکیں۔ اگلے روز رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم خود تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا ضرورت تھی۔ فاطمہؓ تو چپ ہو گئیں۔ میں (علیؓ) نے عرض کیا کہ چکّی پیستے پیستے اُن کے ہاتھوں پر اور مشک اُٹھاتے اُٹھاتے گردن پر نشان پڑھ گئے ہیں۔ میں نے دیکھا تھا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے ہیں اور مَیں نے ہی اُن سے کہا تھا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس جاؤ اور کام کاج کرنے کیلئے کسی

کو مانگ لو، تا کہ اس تکلیف سے بچ جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے فاطمہؓ تقویٰ اختیار کرو۔ فرائضِ الٰہی ادا کرو۔ اپنے خاندانی طریقے پر چلو، اور رات کو سوتے وقت 33 بار سُبحَان اللہ، 33 بار اَلحَمدُ للہ اور 34 بار اللہُ اَکبَرُ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے" حضرت فاطمہؓ نے فرمایا "میں خدا سے اور رَسول خدا سے اِسی حال میں خُوش ہوں" حضرت علیؓ فرماتے ہیں بہر حال حضرت فاطمہؓ کو خادمہ نہیں دی گئی۔

بچّو! ہم سب کو چاہیے حضرت فاطمہؓ کی زُہد و رِیاضت، رضاء و تسلیم، محنت پسندی اور سادہ زندگی پر غور کریں۔ جہاں تک ہو سکے اپنی زندگی بھی ویسی ہی بنانے کی کوشش کریں۔ ہر حال میں صابر و شاکر رہیں۔ سادہ زندگی بسر کریں۔ اپنے گھر کا کام کاج خود اپنے ہاتھ سے کرلیا کریں۔

سوال 93:- نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے نام بتلاؤ؟

جواب: حضرت زینبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت امّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور سب سے چھوٹی صاحبزادی

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

﴿32﴾ سیّدنا اِمام حَسن رَضِی اللہ عَنہ

سوال 94:۔ سیّدنا اِمام حَسن رضی اللہ عنہ کے حالات وفضائل بیان کرو؟

جواب:۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک ۳ھ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پدر بزرگوار (Father) سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ (Mother) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی صاحبزادی ہیں۔ وِلادت (پیدائش) کے ساتویں روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُو مینڈھے (بکرے) عقیقہ کے لیئے اور سر کے بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کی۔ رَسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سیّدنا حَسن رضی اللہ عنہ سے بہت مُحبت تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ کا ذِکر ہے کہ آپ سیّدنا اِمام حَسن رضی اللہ عنہ کو اپنے دُوشِ مبارک (کندھے پر) سوار کرکے یہ فرما رہے تھے "اَے خدا میں اِسے دُوست رکھتا ہوں تو بھی دوست رکھ" اور ایک دفعہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سیّدنا اِمام حَسن رضی اللہ عنہ کو کندھے پر لے کر نکلے تو ایک شخص نے دیکھ کر کہا "صاجزادے کیا اچھی سواری ہے۔" آنحضرت نے فرمایا "سوار بھی کیسا اچھا ہے۔" آپ نے یہ بھی اِرشاد فرمایا کہ "حَسن رضی اللہ عنہ و حُسین رضی اللہ عنہ جوانانِ جَنت کے سَردار ہیں" اور اُن کے لیئے دعا بھی فرمائی ہے "اَے خدا میں اِن دُونوں کو مُحبوب رکھتا ہوں پس تو بھی اِن کو محبوب رکھ اور جو کوئی اِن دُونوں کو محبوب رکھے اُن کو بھی مَحبوب رکھ"

سوال 95:۔ سیّدنا اِمام حَسن رضی اللہ عنہ کے اَخلاق وعادات بیان کرو؟

جواب:۔ حضرت اِمام حَسن رضی اللہ عنہ کے وقت کا بڑا حِصہ عِبادت اِلٰہی میں صرف ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ سخاوت میں بھی بہت زیادہ مُمتاز (آگے) تھے۔ دَو دفعہ آپ رضی اللہ عنہ نے اَپنا مال راہِ خدا میں دے دیا۔ یہاں تک کہ ایک حبّہ (چھوٹا پیسہ) بھی پاس نہ رکھا۔ تین مَرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے کُل مال کا آدھا آدھا

حصہ خیرات کر دیا۔ آپؓ نے تقریباً بیس (20) حج پیادہ پا (پیدل چل کر) ادا کیے۔

سوال 96:- سَید اِمام حَسَنؓ نے کس طرح مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح (RECONCILATION) کرا دی؟

جواب:- سَیّدنا علیؓ کی شہادت کے بعد چالیس ہزار سے زیادہ مُسلمان آپؓ کے ہاتھ پر بیعت (PLEGED FOR ALLIGENCE) کیئے۔ چار ماہ تک سَیّدنا اِمام حَسنؓ عراق، عَرب اور خُراسان کے خلیفہ رہے۔ اس کے بعد سَیّدنا اِمام حَسنؓ اور اَمیر مَعاویہؓ میں جنگ چھڑی۔ جب دونوں فوجیں مُقابل ہوئیں تو سَیدنا اِمام حَسنؓ محض مُسلمانوں کی خونریزی (Blood shed) کے خیال سے ماہ جمادی الاوّل 41ھ معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار (الگ) ہو گئے۔ اِس طرح آنحضرتؐ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ "عنقریب اللہ تعالیٰ میرے اِس بچے کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دُو بَڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔"

سوال 97:- حضرت اِمام حَسنؓ کی شہادت کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

جواب:- دشمنوں نے آپؓ کو کئی بار زَہر (POISON) دیا۔ آخری مَرتبہ جب آپؓ کو زہر دیا گیا تو فرمایا "مجھے کئی بار زَہر پلایا گیا مگر اِس دفعہ تو وہ اَیسا سخت ہے کہ میرا کلیجہ کٹا جا رہا ہے"۔
سیدنا امام حسینؓ (آپکے چھوٹے بھائی) نے پوچھا کہ بھائی جان زَہر کس نے دیا تو آپؓ نے فرمایا "پوچھنے سے کیا مطلب ہے۔ کیا اُسے قتل کرو گے"۔ آپؓ نے فرمایا "ہاں" سیدنا امام حَسنؓ نے فرمایا۔ "اگر زَہر دینے والا وہی ہے جسکی نسبت میرا گمان (Suspicion) ہے تب تو اللہ تعالیٰ خود ہی اِنتقام (بدلہ) لے گا۔ اور اَگر وہ نہیں ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کسی بے گناہ کو میری طرف سے تکلیف پہنچے۔" بالآخر اُسی زہر کے اَثر سے بہ ماہ ربیع الاول 49ھ 46 سال کی

عمر میں آپؓ کا وصال ہوا اور آپؓ اپنی والدہ ماجدہ کے پائیں (قدموں) میں جنّتُ البقیع میں دفن کیے گئے۔ رضی اللہ عنہ

﴿33﴾ سیدنا اِمام حُسینؓ رَضِیَ اللہُ عَنۂ

سوال 98:۔ سیدنا امام حُسینؓ کی تاریخ پیدائش بیان کرو؟

جواب:۔ سیدنا امام حسینؓ 5 ماہ شعبان 4ھ کو مدینہ مُنوّرہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ، سیدّ نا اِمام حَسنؓ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپؓ اپنے بڑے بھائی کی طرح حسن و جمال اور شکل وصورت میں بہت کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مُشابہ (ملتے جلتے) تھے۔

سوال 99:۔ سیدّ نا اِمام حُسینؓ کے چند اَوصاف (QUALITIES) بیان کرو؟

جواب:۔ سیدّ نا امام حُسینؓ میں جود وسخا (غریب پَروری) صبر و شکر اور حلم وحیا (بُردباری و شرم) کے اَوصاف بہ درجہ غایت (بہت زیادہ) موجود تھے۔ آپؓ کو عبادت الٰہی کا بڑا شوق تھا، چنانچہ آپؓ نے کوئی پچیس (25) حج پیادہ پا (پیدل چل کے) کیے۔

سوال 100:۔ سیدّ نا اِمام حُسینؓ کے فضائل بیان کرو؟

جواب:۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سیدّ نا اِمام حُسینؓ سے بہت مُحبت تھی۔ چنانچہ حضرت ابُوہریرہؓ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ''میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ سیدّ نا امام حسینؓ اَبھی کمسن ہی تھے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپؓ کی دونوں کلائیوں (ہاتھوں) کو پکڑا اُس وقت سیدنا امام حسینؓ کے قدم (پاؤں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پشتِ قدمِ مبارک (پاؤں) پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جاتے تھے چڑھو، چڑھو،

سیدّ نا اِمام حُسینؓ اُوپر کو چڑھتے جاتے تھے حتّٰی کہ اُن کے پاؤں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سینہ مُبارک پر پہنچ گئے اور منہ دہن مبارک (MOUTH) کے برابر ہوگئے۔ پھر فرمایا مُنہ کھولو۔ اُنھوں نے منہ کھولا تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپؓ کا منہ چُوم لیا۔ اور فرمایا "الٰہی میں اِس کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اِسکو محبوب رکھ"۔

سوال 101:۔ سیدّ نا اِمام حُسینؓ کی شہادت (MARTYR) کے واقعات بیان کرو؟

جواب:۔ اَفسوس صد اَفسوس کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ایسے چہیتے نواسے کو ظالموں نے شہید کردیا جو تاریخ اِسلام کا ایک بہت بڑا غمناک واقعہ ہے جس کے مختصر حالات یہ ہیں۔

سیدّ نا مُعاویہؓ کے اِنتقال کے بعد یَزید جو مُعاویہؓ کا لڑکا تھا، دمشق میں اپنی بادشاہت کا اِعلان کردیا۔ اور اُس کی طرف سے سید نا امام حُسینؓ سے بیعَت کا مطالبہ کیا گیا۔ سیدنا اِمام حُسینؓ نے فاسق وفاجر (بدکار وعیاش) یزید کی بیعَت (اطاعت) سے اِنکار فرمادیا۔ اور مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے کہ وہاں اَمن ملے گا۔

کوفہ کو روانگی

سوال 102: حضرت امام حسین کے کوفہ کو روانہ ہونے کے اسباب بیان کرو؟

جواب: مکہ معظمہ میں سیدّ نا اِمام حُسینؓ کو کوفیوں (کوفہ کے رہنے والے) نے خطوط پر خطوط لکھے کہ ہم آپؓ کے والد کی طرح آپؓ کے ہاتھ پر بیعَت اور اہلبیت نبیؐ پر جان ومال قُربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ آپؓ جلد تشریف لائیے۔ اور اِس فاسق وفاجر یَزید کے شر (EVIL) سے اِسلام اور مُسلمانوں کو بچائیے۔ خُطوط میں یہ بھی لِکھا تھا اگر آپؓ تشریف نہ لائیں گے اور اِس ظالم کے شر سے نہ بچائیں گے تو ہم کل قیامت کے دِن آپؓ کے دامن گیر ہوں (COMPLAINENT) گے۔

سیدنا مسلمؓ کی شہادت

سوال 103: سیدنا مسلمؓ کی شہادت کے اسباب بیان کرو؟

جواب: کوفیوں کے خطوط دیکھ کر آپؓ نے حفظ ایمان (Keep up Faith) کو حفظ جان (Safety of life) پر ترجیح (preference) دی۔ پہلے حالات دریافت کرنے آپؓ نے اپنے چچازاد بھائی سیدّ نا مُسلم بن عَقیلؓ کو کوفہ (جو عراق میں ہے) روانہ کیا۔ سیدّ نا مُسلمؓ کا کوفہ پہنچنا ہی تھا کہ ہزار ہا کوفیوں نے بیعت کرنی شروع کی۔ یہ حالت دیکھ کر سیدّ نا مُسلمؓ نے سیدّ نا اِمام حُسینؓ کو خط لکھا کہ یہاں آپؓ کے جان نثاروں کا کافی اِجتماع (Gathering) ہے۔

اس بات کی کسی طرح یزید کو خبر ہوگئی۔ اُس نے عبد اللہ بن زِیاد کو کوفہ روانہ کیا۔ اُس نے کوفہ پہنچ کر کسی کو ڈرایا دھمکایا اور کسی کو لالچ دِلا کر اپنا بنایا۔ اور اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوفیوں نے سیدّ نا مسلمؓ کا ساتھ چھوڑ دیا اور آپؓ عبداللہ بن زِیاد کے حکم سے شہید کئے گئے۔ رضی اللہ عنہ

واقعہ کربلا:۔

سوال 104: واقعہ کربلا کے متعلق مختصر بیان کرو؟

جواب: اِدھر سیدّ نا اِمام حُسینؓ، سیدّ نا مسلمؓ کا خط پا کر مکّے سے نِکل چکے تھے۔ 3 محرم کو کربلا کے میدان میں پہنچے وہاں عُمر بن سَعد بن وَقاص نے جو یزید کی فوج کا سپہ سالار (Commander) تھا، راستہ روکا۔ 7 محرم سے سیدّ نا اِمام حُسینؓ اور آپؓ کے اہلبیت و مُتعلقین (Family Members) پر دَریائے فُرات (Rever of "Faraat") کا پانی بند کر دیا گیا۔ سیدّ نا اِمام حُسینؓ نے بہت کچھ حق پرستی (True faith) کی تلقین (Parsvasion) کی، مگر اُن ظالموں نے اِمام عالی مقام کی ایک

نہ سُنی اور دنیا کو دِین پر ترجیح دی۔ دو تین روز گفتگو میں گزر رہے۔ بالآخر 10 محرم کو میدان کا رزار (Battle field) گرم ہوا۔ ابن سعد کی فوج تقریباً چار ہزار تھی اور سیدنا امام حسینؓ کے ہمراہ صرف بہتر 72 جان نثار تھے۔ جو حق پرستی (True faith) پر ثابت قدم رہے۔ اُنہوں نے جانِ دینی قبول کی مگر فاسق وفاجری (sinful & Debauched) یزید کی بیعت اور خلافِ شرع اطاعت تسلیم (Unlaw full obedience) نہیں کی۔ میدانِ جنگ میں امام عالی مقام اور آپؓ کے جان نثاروں نے وہ دادِ شجاعت (بہادری دکھائی) کہ دشمنوں کے کُشتوں کے پُشتے لگادے (یعنی مار کہ ڈھیر کردے) اور حق وصداقت پر ثابت قدم رہ کر شہید (Martyr) ہوگئے۔ یہ واقعہ 10 محرم 61ھ کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا امام حُسینؓ کے ہمراہیوں میں سے صرف آپؓ کے صاحبزادے زَینُ العابدین سیّدنا سجاد امام علی بن حُسینؓ باقی رہے۔

سوال 105: واقعہ کربلا سے تم کو کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: بچو! سیّدنا امام حُسینؓ کے صبر و استقلال پر نظر کرو کہ آپؓ نے حق وصداقت (True Faith & Justice) پر ثابت قدم (Stead fast) رہ کر جان تک دے دی مگر فاسق وفاجر اور ظالم یزید کی بیعت نہ کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ آپؓ کا اُمتِ مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اب کوئی فاسق وفاجر شخص مسلمانوں کی امامت (Religious Lead) نہیں کرسکتا۔ اسی طرح تم بھی ہمیشہ حق وصداقت پر ثابت قدم رہو۔ اور دُنیا سے بدی اور امرِ باطل (برائی) کے مٹانے میں تم کو بھی کیسی ہی مُصیبت کیوں نہ پیش آئے اُس کا مُستقل مزاجی (Patience) سے مقابلہ کرو۔

رباعی

(Couplet)

مشکل ہے بہت صاحبِ ایماں ہونا　　　کچھ کھیل نہیں ہے حق پہ قُربان ہونا
یہاں مثلِ حُسینؓ سر قلم ہوتا ہے　　　امجد آساں نہیں مُسلماں ہونا

﴿34﴾ صَحابہ کرامؓ (عَشرہ مُبشرہ)

Ist Ten Companions of Prophet (PBUH)

سوال 102:۔ صَحابی کِس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ صحابی اُس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا یا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایمان پر اُس کی وفات ہوئی ہو۔

سوال 103:۔ صَحابہ کرام کے فضائل بیان کرو؟

جواب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صَحابہ کثرت سے ہیں۔ تمام صحابہؓ نیک پرہیزگار، عادل تھے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ ”میرے صحابہ تاروں (Stars) کے مانند ہیں۔ اُن میں سے جس کی اِقتدا (FOLLOW) کرو گے ہدایت پر رہو گے۔ ہم کو تمام صحابہ کی دِل سے تعظیم (عزت) کرنی چاہئے۔

سوال 104:۔ عَشرہ مُبشرہ میں کون کون سے صحابہ داخل ہیں اور اُن کے مُتعلق ہم کو کیا عقیدہ (BLIEF) رکھنا چاہئے؟

جواب:۔ صَحابہ میں سے حضراتِ عَشرہ مُبشرہ یعنی وہ دس (10) صحابی جن کے قطعی جنّتی ہونے

کی خوش خبری رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کی زِندگی ہی میں سُنادی تھی اُن کے اَسمائے گرامی (مبارک نام) یہ ہیں۔

1۔ حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

2۔ حضرت عُمر فارُوق رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

3۔ حضرت عُثمان غَنی رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

4۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

(یہ چاروں حضرات خلفائے راشدین کہلاتے ہیں۔ جو تمام صحابہ سے مرتبہ میں افضل [بڑے] ہیں)۔

5۔ حضرت زُبیر بن اَلعوام رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

6۔ حضرت طَلحہ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

7۔ حضرت عَبد الرحمٰن بن عوف رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

8۔ حضرت سَعد بن اَبی وَقاص رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

9۔ حضرت اَبُو عَبیدہ رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

10۔ حضرت سَعید بن زَید رَضِی اللہ تعالیٰ عنہُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سیدِنَا و مَولانَا مُحَمَّدٍ
وَ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ اَھلَبَیتِہٖ وَ اَحفَادِہٖ اَجمَعِین

الحمدللہ اس ابتدائی نصاب دینیات (اخلاقیات) برائے طلباء وطالبات کو
حسب ذیل چار جلدوں (Volumes) میں شائع کیا گیا۔

۱۔ توحید ورسالت حصہ اول تا چہارم
۲۔ دینیات حصہ اول تا چہارم
۳۔ اخلاقیات حصہ اول تا چہارم
۴۔ ارکان دین حصہ اول تا چہارم

ٹیلی ایجوکیشن کے مدِنظر تفسیر قرآن مجید کے آڈیوسی ڈیز اور کیسٹ
بھی تیار کیے گئے

جو کتب زیر طباعت ہیں ان میں قابلِ ذکر

۱) صراطِ مستقیم وراہِ سلوک
۲) مراءتِ معراج المبارک
۳) غزواتِ نبوی ﷺ
۴) فضائلِ رمضان المبارک
۵) طریقہ ومسائلِ حج وعمرہ
۶) آسان علمِ تجوید قرآن
۷) ''کشکول قادریہ'' (حقائق ومعارف پر مبنی)
۸) نقشِ قدمِ رسول ﷺ (ائمہ ومجتہدین اورفنِ حدیث کے متعلق) ہیں۔

Lam'a_n Computer Graphics, Hyd. Cell : 9440877806